(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

ماہنامہ

انصاراللہ

جون 2014ء شعبان 1435ھ احسان 1393ہش

اس شمارے میں

نماز ہی ساری ترقیات کی جڑ ہے

غیبت اور عیب جوئی سے بچئے

حب الوطنی اور اپنے مظلوم بھائی کی مدد کرنا

تربیت اولاد اور دور حاضر کے تقاضے کیسے پورے ہوں

تیسری دنیا کی سیاست کا محور کیا ہے

ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے

حسد بری بلا ہے جو عقل اندھی کر دیتی ہے

عملی اصلاح کیلئے عملی اقدامات کی ضرورت

اُمت میں اتحاد و یگانگت کی موجودگی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے

مسئلہ کشمیر پر سیکورٹی کونسل کی میٹنگ کے موقعہ پر پاکستانی وزیر خارجہ اور وفد کے سربراہ حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھارتی وفد کے سربراہ سر گرجا شنکر داجپائی سے محو گفتگو

پاکستان کے لئے دعا کی تحریک

’’آج پھر پاکستان کے حالات کے بارے میں بھی دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ شر پسند لوگوں سے اس ملک کو بچائے اور احمدیوں کو بھی محفوظ رکھے اور اُن سب لوگوں کو محفوظ رکھے جو امن کے خواہاں ہیں اور اس فتنہ وفساد سے بچنا چاہتے ہیں اور اس کا حصہ نہیں۔ اسی طرح سیریا کے حالات کے بارے میں بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی احمدیوں کو محفوظ رکھے...... اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی حفاظت فرمائے۔ اور عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کریں۔ جو حالات اب پیدا ہو رہے ہیں لگتا ہے کہ یہ جنگ کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ بعض بڑی حکومتیں اس بات کو سمجھ نہیں رہیں کہ اگر جنگ ہوتی ہے تو کیا خوفناک صورت حال پیدا ہونے والی ہے۔ دنیا بالکل تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں‘‘

(خطبہ جمعہ 7/مارچ 2014ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 28/مارچ تا 3/اپریل 2014ء)

ماہنامہ
انصاراللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

خصوصی شمارہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ

شعبان 1435ھ۔احسان 1393ہش۔جون 2014ء جلد 46 شمارہ 06

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

فہرست

❑ عملی اصلاح کیلئے عملی اقدامات کی ضرورت (اداریہ)	4	❑ داخلہ جامعہ احمدیہ	22
❑ غیبت اور عیب جوئی سے بچیئے (درس القرآن)	6	❑ تری بستی میں (منظوم)	22
❑ حب الوطنی اور بھائی کی مدد کرنا (درس الحدیث)	7	❑ حسد بری بلا ہے	23
❑ نفسانی جذبات پر موت (امام الکلام)	8	❑ ایم ٹی اے العربیہ	28
❑ جانِ خود دادن پئے خلق خدا و فطرتش (فارسی کلام)	9	❑ تربیت اولاد اور دورِ حاضر کے تقاضے	30
❑ رابطہ ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام (اردو منظوم)	10	❑ تیسری دنیا کی سیاست کا محور	33
❑ عملی اصلاح اور شرائط بیعت	11	❑ ہارٹ اٹیک علاج کے لئے ایک نئی تکنیک	34
❑ نماز ساری ترقیات کی جڑ	14	❑ خلافت اور اتحاد امت (شذرات)	35
❑ قبولیت دعا کے واقعات	18	❑ مجالس کی مساعی	40

"یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے۔ تو پھر یہ استخفاف ہے۔ بیعت بازیچۂ اطفال نہیں ہے۔ درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔"

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-621463

ویب: www.ansarullahpk.org قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل دفتر انصاراللہ: ansarullahpakistan@gmail.com , magazine@ansarullahpk.org

پبلشر: عبدالمنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کمپوزنگ و ڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان: سالانہ 300 روپے قیمت فی پرچہ: 25 روپے

اداریہ

عملی اصلاح کے لیے عملی اقدامات کی ضرورت

نظام کائنات متحرک ہے۔ اجرام فلکی اپنے اپنے مدار و محور میں تیرتے دکھائی دیتے ہیں۔ تخلیق کائنات میں اہل فکر کے لئے کئی نشانات پنہاں ہیں۔ اس خطہ ارض پر ہر کوئی اپنے لئے کچھ نہ کچھ پانے کیلئے عمل کرتا ہے۔ اور وہ اپنے کاموں میں باقاعدہ ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اشرف المخلوقات انسان اپنی عملی اصلاح کے لئے غفلت کے سمندروں میں غوطہ زن رہتا ہے اور نکلنے کی کوشش نہیں کرتا البتہ دوسروں پر تنقید کرنے کیلئے اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ انسانی فطرت سے یہ غفلت کے لحاف کیونکر ہٹائے جاسکتے ہیں۔ ایک مومن کیوں تمام اوامر و نواہی کا گیان حاصل کرنے کے باوجود تساہل کو نہیں چھوڑتا۔ اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ ہماری زندگی میں بے قاعدگیاں ہیں۔ ہم اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے اپنی فطرتِ صحیحہ کو دبا لیتے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کو تو مستقل اور مداومت والے اعمال پسند ہیں۔ کیونکہ اعمال صالحہ ہی دراصل انسانی اخلاق کی جڑ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان ہے کہ ہمیں دائمی خلافت جیسی نعمت عطا فرمائی ہے اور ہمارے امام ہمام ہم سے عملی اصلاح کی توقع رکھتے ہیں اور ہماری اصلاح کرنے کے لیے نئے لائحہ عمل تجویز فرما رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا فضل جذب کرنے کے لیے ان پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ ہم پر رحم کھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بشری کمزوریوں، تساہل، لغزشیں دور کرنے کی غرض سے اصلاح کے طریق بھی ہمیں سکھائے ہیں۔ عبادات تو بہ و استغفار اور درود شریف انسان کی عملی اصلاح میں کارگر ثابت ہوسکتی ہیں اور یقیناً ہوتی ہیں چونکہ انسانی جبلت میں بھول جانا بھی شامل ہے اسی لئے ہمیں علاج بھی بتلا دیے کہ استغفار، دعا، صدقات و خیرات کریں اور اسکے ساتھ ساتھ صحبت صالحین یعنی اپنے آپ کو جماعت سے وابستہ کریں اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے جملہ پروگراموں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ شامل ہوں کیونکہ عملی اصلاح کیلئے اس سے بڑھ کر صحبت صالحین کا دوسرا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ البتہ یہ سب کچھ دعا اور اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہی منحصر ہے۔ گناہوں سے نجات، نیکیوں کی توفیق پانے اور دعا کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"کوئی انسان نہ تو واقعی طور پر گناہ سے نجات پا سکتا ہے اور نہ سچے طور پر خدا سے محبت کرسکتا ہے اور نہ جیسا کہ حق ہے اس سے ڈر سکتا ہے جب تک کہ اسی کے فضل اور کرم سے اس کی معرفت حاصل نہ ہو اور اس سے طاقت نہ ملے۔ اور یہ بات نہایت ہی ظاہر ہے کہ ہر ایک خوف اور محبت معرفت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کی تمام چیزیں جن سے انسان دل لگاتا ہے اور ان سے محبت کرتا ہے یا ان سے ڈرتا ہے اور دور بھاگتا ہے۔ یہ سب حالات انسان کے دل کے اندر معرفت کے بعد ہی پیدا ہوتے ہیں۔......غرض معرفت فضل کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور پھر فضل کے ذریعہ سے ہی باقی رہتی ہے۔ فضل معرفت کو نہایت مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے اور حجابوں کو درمیان سے اٹھا دیتا ہے اور نفس امّارہ کے گرد و غبار کو دور کر دیتا ہے اور روح

کو قوت اور زندگی بخشتا ہے اور نفسِ امّارہ کو امّارگی کے زندان سے نکالتا ہے اور بدخواہشوں کی پلیدی سے پاک کرتا ہے اور نفسانی جذبات کے تند سیلاب سے باہر لاتا ہے۔ تب انسان میں ایک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ گندی زندگی سے طبعاً بیزار ہو جاتا ہے کہ بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اَور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے" (لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 221-222)

اصلاحِ نفس بذریعہ قیامُ اللَّیل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

یقیناً رات کا اُٹھنا (نفس کو) پاؤں تلے کچلنے کے لئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے۔ (المزمل: 6)

آنحضور ﷺ میں راتوں کو زندہ کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں چاہئے کہ تم قیامُ اللیل (یعنی راتوں کو زندہ) کرو کیونکہ ایسا کرنا تم سے پہلے صالح لوگوں کی سنت تھی اور ایسا کرنا اللہ عزّ وجلّ کے نزدیک تمہارے لئے قربت کا مقام ہے اور برائیوں کو دور کرنے کا طریق ہے اور گناہ سے رُکنے کا طریق ہے حسد دور کرنے کا ذریعہ ہے"

(مجمع الزوائد للهيثمي كتاب الادب باب في الغيبة والنميمة جلددوم صفحه431-432 حديث: 3520)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تہجد کی عادت ڈالو۔ تہجد میں رو رو کر دُعائیں مانگو کہ خدا تعالیٰ گوگڑانے والوں اور تقویٰ اختیار کرنیوالوں کو ضائع نہیں کرتا" (ملفوظات جلد اول صفحہ 153)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"احمدی نہ صرف اپنی فرض نمازوں کی طرف توجہ دیں بلکہ اپنی راتوں کو نوافل سے سجائیں اور تہجد کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ راتوں کو اٹھنا نفس کو کچلنا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اگر ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور راتوں کو عبادت کرنے والے بنیں گے تو یہی چیز انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی مشکلات کے دور کرنے کا باعث بنے گی۔ پس یہ مدنظر رہنا چاہئے کہ راتوں کو اٹھنا صرف ذاتی اغراض کے لئے نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور جماعتی ترقی کے لئے اور دعاؤں کے لئے ہو۔ اگر دنیا میں ہر احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے جماعتی ترقی کے لئے رات کے کم از کم دو نفل اپنے اوپر لازم کر لے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم دیکھیں گے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی مدد پہلے سے بڑھ کر ہمارے شامل حال ہوتی ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ دشمن کی دشمنیاں اور مخالفین کی مخالفتیں ہوا میں اُڑا دیتا ہے۔" (خطباتِ مسرور جلد ہفتم صفحہ 453)

درس القرآن

غیبت اور عیب جوئی سے بچئے

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ

(الحجرات:13)

ترجمہ: اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اُسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔ مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں؛ حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو۔ یہ سب بُرے کام ہیں۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 653-654)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''بعض لوگ کہتے ہیں جی ہم نے تو صرف سنی ہے غیبت، ہم نے تو حصہ نہیں لیا خود کسی کے خلاف برائی نہیں کی۔ ان کے متعلق آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے بھی گناہ سے حصہ پالیا۔ اگر تم سنتے ہو اور منع نہیں کرتے اور برا نہیں مناتے یا اپنے بھائی کا دفاع نہیں کرتے تو ایسی صورت میں غیبت کے گناہ میں تم بھی حصہ دار ہو گئے۔ پھر سنن ابی داؤد میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے ''جب مجھے معراج کے لئے لے جایا گیا تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے جبرائیل سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور ان کی آبرو کے پیچھے پڑے رہتے تھے...... کسی کے متعلق ایسی باتوں کی تلاش کرنا کہ وہ بے آبروئی کا موجب بنے اور پھر غیبت کر کے لوگوں تک پہنچانا یہ برائیاں اتنی خطرناک ہیں کہ ان کی سزا جو خدا تعالیٰ نے تجویز فرمائی وہ آنحضرت ﷺ کو معراج کے رو زدکھائی گئی۔'' (خطبات طاہر جلد سوم ص 54)

''مردوں میں جب یہ بیماری پھیلتی ہے تو نہایت خطرناک شکل اختیار کر جاتی ہے۔ ایک تو یہ کہ مردوں کو ویسے اپنے کاموں کی نوعیت کے لحاظ سے زیب نہیں دیتی اور دوسرے وہاں قومی نقصان پہنچانے کا موجب بنتی ہے۔..... جب مرد غیبت کرتے ہیں تو وہ پھر بڑی تباہی مچاتے ہیں وہ تو یوں لگتا ہے جیسے قبرستان اکھیڑ اکھیڑ کر کھائے جا رہے ہیں اور پھر بھی بھوک بند نہیں ہوتی ان کی۔ اس لئے بہت خطرناک بیماری ہے قرآن کریم نے بے وجہ اس پر زور نہیں دیا۔'' (خطبات طاہر جلد ششم ص 619)

درس الحدیث

حب الوطنی اور اپنے مظلوم بھائی کی مدد کرنا

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔
اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم

اس حدیث کی تشریح میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

"(دینی) تعلیم کا حسن یہ ہے کہ اس میں کوئی تضاد نہیں ہے جیسا کہ خدا کی کائنات میں کوئی تضاد نہیں ویسا ہی خدا کے کلام میں کوئی تضاد نہیں ہے اور تضاد کا نہ ہونا یہ تعلیم کے سچے ہونے کی قطعی نشانی ہے ایک طرف حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان: وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے دوسری طرف ایسے مسائل سامنے آتے ہیں کہ ایک وطن میں دوسرے اہل وطن کے خلاف ظلم ہو رہا ہے ایک مذہب دوسرے مذہب پر ظلم کر رہا ہے وہاں آپس کے ان جھگڑوں کا فیصلہ کس اصول پر ہوگا۔ کیا وطن کی محبت کا یہ تقاضا ہوگا کہ ظالموں کا ساتھ دیا جائے یا اگر ظالموں کا ساتھ نہ دیا جائے اور مظلوموں کا دیا جائے تو کیا یہ بات وطن سے غداری کے مترادف ہوگی یہ بڑے گھمبیر مسائل ہیں جو دنیا کے حالات پر نظر ڈالنے سے خود بخود اٹھ کر نظر کے سامنے آتے ہیں اسلام جو یہ کہتا ہے کہ وطن کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ وہ ان مسائل سے کیسے نپٹتا ہے پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا یہ ارشاد میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں ان سب مسائل کی کنجی موجود ہے آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی سے محبت کرو۔ اور اس کی مدد کرو۔ اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو خواہ وہ مظلوم ہو۔ اب یہ حصہ سن کر ایک دم انسان کا ضمیر جھنجھوڑا جاتا ہے اور فوراً یہ ردعمل پیدا ہوتا ہے کہ ہیں! ظالم کی مدد؟ بھائی کی مدد تو ضروری ہے یہ بات تو سمجھ آجاتی ہے لیکن بھائی ظالم بھی تو ہو سکتا ہے پھر کیا کریں گے ہاں ظالم کی مدد کرو مگر ظالم کی مدد اس کے ظلم کے ہاتھ روک کر کرو۔ کتنی عظیم الشان تعلیم ہے جو مصیبت کی تعلیم کی بجائے اچانک ایک دم عالمگیر ہوتی ہوئی نظر آجاتی ہے۔ پہلا فقرہ سن کر لوں لگا کہ یہ تو ایک حیرت انگیز عالمگیر تعلیم ہے اس کے سوا انسانی مسائل کا حل ممکن ہی نہیں ہے۔

میں نے خدا کے فضل سے دنیا کے بہت سے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے مگر ایسا خوبصورت موتی میں نے کسی اور سمندر میں نہیں پایا ایسا عظیم الشان جوہر ہے جو اپنی چمک میں ایسی تابانی رکھتا ہے کہ کل عالم کو روشن کرنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ اس تعلیم کو اگر دنیا میں جاری کیا جائے تو وطن کی محبت سے ٹکرائے بغیر انسان کی خدمت کی جاسکتی ہے اور ظلم کے خلاف احتجاج کیا جا سکتا ہے۔" (خطبہ جمعہ 15 جنوری 1993ء)

امام الکلام

نفسانی جذبات پر موت اللہ کے فضل سے آتی ہے

”ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے“

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا ہے اور بداخلاقی، کبر، ریا وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور یہ مواد ردّیہ جل نہیں سکتے جب تک معرفت کی آگ ان کو نہ جلائے۔ جس میں یہ معرفت کی آگ پیدا ہو جاتی ہے وہ ان اخلاقی کمزوریوں سے پاک ہونے لگتا ہے اور بڑا ہو کر بھی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے اور اپنی ہستی کو کچھ حقیقت نہیں پاتا۔ وہ اس نور اور روشنی کو جو انوارِ معرفت سے اسے ملتی ہے اپنی کسی قابلیت اور خوبی کا نتیجہ نہیں مانتا اور نہ اسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے بلکہ وہ اسے خدا تعالیٰ ہی کا فضل اور رحم یقین کرتا ہے۔

...... ایسے لوگ ہیں...... جو دو دن نماز پڑھ کر تکبر کرنے لگتے ہیں اور ایسا ہی روزہ اور حج سے بجائے تزکیہ کے ان میں تکبر اور نمود پیدا ہوتی ہے۔ یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے جب تک انسان اس سے دُور نہ ہو۔ یہ قبول حق اور فیضان الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر انہی باتوں سے یہ تکبر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے گا اُس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفت جو جذبات کے مواد ردّیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی تکبر کیا تھا اور آدم سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور کہہ دیا اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ ۚ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَہٗ مِنۡ طِیۡنٍ ❶ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ خدا تعالیٰ کے حضور سے مردُود ہو گیا اور آدم لغزش پر اپنی کمزوری کا اعتراف کرنے لگا اور خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دعا کی: رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡلَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ❷“❸۔

پھر فرمایا:

”یاد رکھو کہ اصل صفائی وہی ہے جو فرمایا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا ❹ ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے“۔❺

1: الاعراف: 13۔ 2: الاعراف: 24۔ 3: ملفوظات جلد چہارم ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ، صفحہ 211-212

4: الشمس: 10۔ 5: ملفوظات جلد دوم ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ، صفحہ 182)

جانِ خود دادن پئے خلقِ خدا در فطرتش

جانِ خود دادن پئے خلقِ خدا در فطرتش　　جاں نثارِ خستہ جاناں بے دلاں را غمگسار

مخلوقِ الٰہی کے لئے جان دینا اس کی فطرت میں ہے۔وہ شکستہ دلوں کا جان نثار اور بے کسوں کا ہمدرد ہے۔

اندر آن وقتیکہ دُنیا پُر زِ شرکِ و کفر بود　　ہیچکس رانُوں نہ شد دل جُز دلِ آں شہریار

ایسے وقت میں جب کہ دنیا کفر وشرک سے بھرگئی تھی سوائے اس بادشاہ کے اور کسی کا دل اس کے لئے غمگین نہ ہوا۔

ہیچکس ازخبثِ شرک ورجسِ بُت آگہ نشد　　ایں خبر شد جانِ احمدؐ را کہ بود از عشق زار

کوئی بھی شرک کی نجاست اور بتوں کی گندگی سے آگاہ نہ تھا صرف احمدؐ کے دل کو یہ آگاہی ہوئی جو محبتِ الٰہی سے چُور تھا۔

کس چہ میداند کر ازاں نالہ ہا باشد خبر　　کاں شفیعے کرد از بہرِ جہاں در کُنجِ غار

کون جانتا ہے اور کسے اُس آہ و زاری کی خبر ہے؟ جو اُس شفیع نے طویل جہاں کے لئے غارِ حرا میں کی۔

من نمیدانم چہ دردے بود اندوہ و غمے　　کاندراں غارے در آوردش حزیں و دِلفگار

میں نہیں جانتا کہ کیا دردغم اور تکلیف تھی جو اسے غم زدہ کرکے اس غار میں لاتی تھی۔

نے زِ تاریکی توحّش نے زِ تنہائی ہَراس　　نے زِ مُردن غم نہ خوفِ کژدمے نے بیم مار

نہ اسے اندھیرے کا خوف تھا نہ تنہائی کا ڈر نہ مرنے کا غم نہ سانپ بچھو کا خطرہ۔

کشتۂ قوم و فدائے خَلق و قربانِ جہاں　　نے بجسمِ خویش میلش نے بنفسِ خویش کار

وہ کشتۂ قوم فدائے خلق اور اہل جہاں پر قربان تھا نہ اسے اپنے تن بدن سے کچھ تعلق تھا نہ اپنی جان سے کچھ کام

نعرہ ہا پُردرد میزد از پئے خلقِ خدا　　شد تضرّع کارِاُو پیشِ خدا لیل و نہار

وہ خدا کی مخلوق کے لئے دردناک آہیں بھرتا تھا اور خدا کے سامنے رات دن گریہ و زاری اس کا کام تھا۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 24-25 ترجمہ از درثمین فارسی مترجم)

اردو منظوم کلام

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں، دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے — یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے (۔) کو خود تجربہ کر کے دیکھا — نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا — کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے — ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند — ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے
یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں — وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے
جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں — باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے — لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اِک زور ہے اِس عاجز میں — دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں — ذات سے حق کے وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت — اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام — دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں — نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو — رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ — تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 24-25)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء

عملی اصلاح اور شرائط بیعت

(مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ ○ (الفتح : 11)

ترجمہ۔(اے نبیؐ) یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ بیعت عقبہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپؐ کے گرد آپؐ کے صحابہ کی ایک جماعت تھی کہ آؤ اور میری بیعت اس بات پر کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں بناؤ گے اور چوری نہیں کرو گے اور بدکاری نہیں کرو گے اور اپنے بچوں کو قتل نہیں کرو گے اور کوئی بہتان نہیں لاؤ گے جو خود تم نے تراشا ہو اور کسی معروف کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔

(بخاری کتاب مناقب الانصار باب وفود الانصار الی النبیؐ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے۔تو پھر یہ اِستخفاف ہے۔بیعت بازیچۂ اطفال نہیں ہے۔درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے،جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔جب صحابہ مسلمان ہوتے تو بعض کو ایسے امور پیش آتے تھے کہ احباب رشتہ دار سب سے الگ ہونا پڑتا تھا۔

(ملفوظات جلد 2 ص 257-258)

نیز فرمایا: اس بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق وشوق پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں۔جو شخص اس غرض کو ملحوظ نہیں رکھتا اور بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر کوئی تبدیلی کرنے کے لیے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا جو کوشش کا حق ہے اور پھر اس قدر دعا نہیں کرتا جو دعا کرنے کا حق ہے تو وہ اس اقرار کی جو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جاتا ہے سخت بے حرمتی کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 181)

امسال مجلس شوریٰ کی تجویز نمبر 1 یہ تھی کہ ”ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی اصلاح کی طرف خود توجہ کرے ....اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے اپنا ایک خاص تعلق پیدا کرے“

اس تجویز کے فیصلہ جات کی شق نمبر 8 کے مطابق کہ ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دس شرائط بیعت کو عام کیا جائے ان کو زبانی یاد کروایا جائے گھروں میں اس کو چارٹ کی صورت میں آویزاں کیا جائے تا ہر وقت پیش نظر رہیں“

مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات کی تعمیل میں احباب کے

سامنے دس شرائط بیعت بیان فرمودہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پیش ہیں۔احباب جماعت ان شرائط بیعت کو زبانی یاد کریں گھروں میں چارٹ کی صورت میں آویزاں کریں تا ہر وقت نظر کے سامنے رہیں۔

دس شرائط بیعت

اول۔بَیْعَتْ کُنِنْدَہْ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فِسق و فُجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔اور حتّی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اِتّباعِ رَسم اور مُتابَعتِ ھوا و ھَوَس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستُورُ العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نَخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی (۔) کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عَقدِ اُخوّت مَحض لِلّٰہ بَاقرار طاعت دَر مَعرُوف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159، 160)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شرائط بیعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ہم نے یہ عہد بھی کیا ہے کہ ہم ان شرائط کے پابند رہنے کی حتی الوسع کوشش بھی کرتے رہیں گے تو اس پہ پھر کوشش کرنی چاہئے۔پہلی شرط مختصراً میں بتادیتا ہوں۔یہ کہ کسی بھی حال میں شرک نہیں کرنا۔اب شرک ظاہری بھی ہے اور مخفی بھی ہے۔روزمرہ کی بہت سی مصروفیات ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل کردیتی ہیں۔لیکن ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا

چاہیئے کہ ہماری اصل زینت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہے۔ ہمارا حقیقی مفاد اس میں ہے کہ ہم ان مخفی شرکوں سے بچیں جو آئے دن ہمارے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

پھر دوسری شرط میں تمام وہ برائیاں آ گئیں جو انسان کو روز مرہ کے معاملات میں پیش آتی رہتی ہیں اور ایک مومن کا ان سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔ یعنی جھوٹ ہے، بدنظری ہے، زنا ہے۔ اب زنا صرف یہی نہیں کہ ضرور عملی طور پر زنا کیا جائے، گندے خیالات کا ذہن میں بار بار آنا اور ان سے ذہنی حظ اٹھانا بھی ایک زنا کی قسم ہے۔ پھر فسق و فجور ہے۔ ہر ایسی حرکت جس سے معاشرے میں فتنہ و فساد پھیلے فسق و فجور میں شامل ہیں۔ ظلم ہے، خیانت ہے، فساد ہے، بغاوت ہے، چاہے وہ حکومتی نظام کے خلاف ہو، چاہے جماعتی نظام سے متعلق باتیں کی جائیں۔ اس کے علاوہ غلط باتوں کے لئے بھی جب بھی نفس کسی بھی انسان کو ابھارے اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہم نے عہد کیا ہے کہ ہم بچیں گے۔

پھر تیسری شرط میں پانچ وقت کی نمازیں ہیں۔ اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ان کو ادا کرنا ہے.... اور پھر تقویٰ میں بڑھنے کے لئے صرف فرض نمازیں ہی نہیں۔ فرمایا کہ تہجد پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہو، آنحضرت ﷺ کی طرف درود بھیجنے کی طرف بھی توجہ رہے کیونکہ ہماری دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے وسیلہ آنحضرت ﷺ کی ذات کو بنایا ہے اگر درود نہیں تو دعائیں بھی بے فائدہ ہیں اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہماری (دعوۃ الی اللہ) بھی کامیابی کی منزلیں طے کرے گی۔ یہ درود ہی ہے جو ہماری روحانی حالتوں کو ترقی کی طرف لے جائے گا۔ پھر استغفار میں باقاعدگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں پر اس کی حمد اور تعریف ہے۔

چوتھی شرط یہ کہ عام طور پر تمام انسانوں، اللہ کے تمام بنی نوع انسان اور خاص طور پر (مومنوں) کو نفسانی جوشوں سے، جوش، غصے، اور غضب سے تکلیف نہیں پہنچانی۔ اگر اس پر عمل شروع ہو جائے تو تمام ذاتی رنجشیں دور ہو جائیں اور یہ دنیا بھی جنت نظیر بن جائے۔ پھر پانچویں شرط یہ کہ ہر حال میں خدا تعالیٰ سے وفا کا تعلق رکھنا ہے۔ جو کچھ حالات ہو جائیں اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں چھوڑنا۔

چھٹی شرط یہ کہ تمام دنیاوی خواہشات کو ختم کر کے وہی عمل کرنا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے۔

ساتویں بات یہ کہ تکبر اور رخود پسندی کو مکمل طور پر ترک کرنا ہے۔ عاجزی اور دوسروں سے ہمیشہ نرمی اور خوش خلقی سے پیش آنا ہے۔ پھر ایک عہد یہ ہم نے کیا ہے (دین حق) کی عزت اپنی جان، اپنے مال، اپنی اولاد سے زیادہ کریں گے۔ اور نویں بات یہ کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ انسانیت کو فائدہ پہنچانے کی کوشش ہو گی۔

اور آخری بات یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کامل اطاعت کا تعلق ہو گا اور اس کے ساتھ محبت بھی ایسی ہو گی کہ کسی دوسرے رشتے میں وہ محبت نہ ہو۔ اور پھر اب آپ کے بعد یہ عہد خلافت احمدیہ کے ساتھ بھی ہے۔''

(خطبات مسرور جلد ششم ص 417 تا 419)

پھر فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہوئے تمام عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی تمام شرائط بیعت پر ہم مضبوطی سے قائم رہیں، آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی زندگی کو بھی جنت نظیر بنادیں اور اگلے جہان کی جنتوں کے بھی وارث ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ آمین۔''

(خطبات مسرور جلد اول ص 337)

نماز ساری ترقیات کی جڑ

اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو مت ترک کرو

(مکرم نذیر احمد سانول، سرگودھا)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

"اور وہ کوئی حکم نہیں دیئے گئے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اس کیلئے خالص کرتے ہوئے ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا دین ہے۔" (سورۃ البینۃ:6)

لغت میں نماز کے معانی درج ذیل لکھے ہیں:

بندگی، پرستش، نیاز، عاجزی اور انکساری، اہل اسلام کی عبادت (فیروز اللغات اردو جامع صفحہ 1445)

نماز کی فرضیت

انسانی پیدائش کی اصل غرض عبادت الٰہیہ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے قبل کی مخلوقات بھی عبادت الٰہی میں مصروف کار تھیں۔ تخلیق آدمؑ کے بعد انبیاء کرام کو عبادت الٰہی کے طریق عطا ہوتے رہے اور ان کی امتیں اس طریقہ کی پابند رہیں۔ آقا و مطاع سردار جہاں محمد رسول اللہ ﷺ بھی اپنے خالق کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر پانچ وقتہ نمازیں فرض ہوئیں۔ چنانچہ اس بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ آپؐ کی امت کے لئے رات دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ آپؐ یہ حکم لے کر واپس آئے تو راستہ میں حضرت موسیٰؑ نے آپؐ کو روک کر پوچھا کہ آپؐ کو کیا احکام ملے ہیں، آپؐ نے پچاس نمازوں کا حکم بیان کیا۔ حضرت موسیٰؑ یہ حکم سن کر چونک پڑے اور کہا کہ میں بنی اسرائیل کے ساتھ واسطہ پڑنے کی وجہ سے صاحب تجربہ ہوں۔ آپؐ کی امت کو اتنی نمازیں ہرگز برداشت نہ ہونگی پس آپؐ واپس جائیں اور خدا سے حکم میں تخفیف کی درخواست کریں۔ آپؐ گئے اور اللہ تعالیٰ نے پچاس میں دس کی کمی کر کے چالیس نمازوں کا حکم دیا۔ مگر واپسی پر حضرت موسیٰؑ نے پھر روکا اور کہا یہ بھی بہت زیادہ ہیں آپ واپس جا کر مزید رعایت مانگیں۔ اس پر آپؐ پھر گئے اور دس کی مزید رعایت منظور ہوئی۔ غرض اس اس طرح حضرت موسیٰؑ کے مشورہ پر آپؐ بار بار خدا کے دربار میں گئے اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازوں کا حکم دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ نے آپ کو پھر روکا اور مزید رعایت کے لئے واپس جانے کا مشورہ دیا اور کہا کہ میں اسرائیل کو دیکھ چکا ہوں اور وہ اس سے بھی کم عبادت کو نباہ نہیں سکے، مگر آنحضرتؐ نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ اب مجھے جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اس پر غیب سے آواز آئی اے محمدؐ! یہ پانچ نمازیں بھی ہیں اور پچاس بھی کیونکہ ہم نے ایک نماز کے بدلے میں دس کا اجر مقرر کر دیا ہے۔ اس طرح ہمارے بندوں سے تخفیف بھی ہوگئی اور ہمارا اصل حکم بھی قائم رہا۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ و کتاب بدء الخلق و کتاب التفسیر و کتاب التوحید و مسلم ابواب الاسراء بحوالہ، سیرۃ خاتم النبیین صفحہ 198، 199)

قیام نماز کا قرآنی حکم

قرآن مجید میں سب سے پہلا حکم جو نوع بشر کو دیا گیا وہ عبادت کا ہے جس میں کسی فرقہ گروہ جماعت یا مذہب و دین سے وابستہ لوگوں کو مخاطب نہیں فرمایا گیا بلکہ تمام لوگوں کو حکم عام دیا گیا ہے۔

فرمایا۔ اے لوگو! اپنے (اس) رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں (بھی) اور انہیں (بھی) جو تم سے پہلے گزرے ہیں پیدا کیا ہے تا کہ تم (ہر قسم کی آفات سے) بچو!

(سورۃ البقرہ، آیت: 22 تفسیر صغیر از حضرت مصلح موعود)

نماز میں ناغہ کی قطعاً اجازت نہیں ہے

قیام نماز میں زندگی بھر ناغہ نہیں ہونا چاہئے۔ قبول دین کے پہلے دن سے یہ عمل شروع ہو جا تا ہے۔ اور تو بہ اور بلوغت کی ابتدا سے تا دم آخر نماز فرض ہی رہتی ہے۔ نماز کی اہمیت کے بارے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ بیان فرماتے ہیں:

یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے معنی یہ ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے۔ ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے (دین حق) کے نزدیک نماز نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اسی وقت مکمل سمجھا جا تا ہے جبکہ تو بہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لے کر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے۔ جو لوگ درمیان میں نماز چھوڑتے رہتے ہیں ان کی سب نمازیں ہی رد ہو جاتی ہیں۔ پس ہر (مومن) کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہو یا جب سے اللہ تعالیٰ توفیق دے اس وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے کیونکہ نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کا قائمقام ہے۔ اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے۔ وہ اپنے عشق کے دعویٰ کے خلاف خود ہی ڈگری دیتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 104)

قیام نماز کی ابتداء

جتنا کوئی اہم اور ضروری کام یا پروگرام ہوتا ہے اتنا ہی اس کی تیاری و منصوبہ بندی پر غور و فکر ہوتی ہے۔ نماز کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر اس کی تیاری پر بھی زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ ہمارے دین نے بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی ابتداء شروع کر دی ہے۔ والدین کو تاکید ہے کہ وہ نوزائیدہ کے کانوں میں بانگ اور اقامت الصلوٰۃ کہیں۔ اسے یہ پیغام دیں کہ نماز کے لیے تیار ہو کر آ جاؤ۔ فلاح کے لیے تیار ہو کر آ جاؤ۔ اور نماز باجماعت کھڑی ہوگئی ہے اور نماز نیند سے بہتر ہے۔ یہ سب ایک ایسے بچے کو کہا جا رہا ہوتا ہے جو ابھی پیدا ہوا ہے۔ بظاہر تو ایسا ممکن نہیں کہ ابھی چند منٹ پہلے پیدا ہونے والا بچہ یہ پیغام و احکام سن کر بیت الذکر کی طرف چل پڑے گا تاہم بچہ اور والدین و دیگر لواحقین کو پابند کیا گیا کہ نومولود کی نماز کے لیے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس میں غفلت اور کوتاہی نہ کریں اور سب اپنی اپنی ذمہ داری کو نبھائیں۔

حدیث شریف سے نماز کی اہمیت کے بارے آگاہی حاصل ہوتی ہے کہ سات سال کی عمر کے بچے کو نماز یاد ہو جانا ضروری ہے اور نماز سے متعلق موٹے موٹے مسائل کا بھی علم ہو جانا چاہئے۔ اس عمر کے بچہ کو بیت الذکر سے تعلق ہو جانا ضروری ہے۔ ایسا ہونا تب ممکن ہوگا جب معاشرہ کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کا احساس کرے گا۔ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز پڑھنے پر سختی کرو۔

(ابوداؤد۔ باب متی یومر الغلام بالصلوۃ۔ حدیث: 417)

نماز سب سے مقدم

نماز کی اہمیت کو حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ نے ایک مشہور حدیث کے حوالے سے یوں اجاگر کیا ہے۔

"رسول کریمؐ نے ایک دفعہ فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ اب دیکھو کو آپؐ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ دل میں نماز با جماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپؐ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ با جماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت کام ہیں۔ لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں (بیت الذکر) میں آنا نہایت ضروری ہے۔ ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا۔ نماز بعد میں ادا کر لی جائے گی۔ لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز با جماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر 7۔ صفحہ نمبر 330)

نماز نہ پڑھنے کے نقصانات

قرآن کریم میں تمام باتیں کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔ اس میں جنت میں رہنے والوں اور دوزخ میں رہنے والوں کا مکالمہ درج فرمایا ہے اور اسی طرح دائیں طرف والے لوگوں کے کہ وہ جنتوں میں ہوں گے اور مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ کی طرف لے گئی وہ جواب دیں گے ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ان آیات میں بتا دیا گیا ہے کہ تارک نماز کا حشر کہاں اور کیسا ہوگا۔

نماز ساری ترقیات کی جڑ ہے

نماز کی بے شمار برکات بیان کی گئی ہیں نماز وہ عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے اسی کی طرف سے فرض کی گئی۔ خدا تعالیٰ سے لو لگانے کا نماز ہی بہترین ذریعہ ہے۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راست باز، ابدال اور قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے۔ اسی نماز کے ذریعہ سے خود آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

"قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کیلئے اکمل اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنی آنحضرتؐ کے ارشاد کے ہیں"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ:605)

نماز سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہئے نماز ہی وہ شے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔ یاد رکھو یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی ......"

(ملفوظات جلد پنجم مطبوعہ ربوہ صفحہ 403`402)

نماز باجماعت سے وحدت پیدا ہوتی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلّہ کی (بیت) میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی (بیت) میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے (مومن) سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔''

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

پھر فرمایا:

''آنحضرت ﷺ نمازوں میں اس قدر روتے اور قیام کرتے کہ آپؐ کے پاؤں پر ورم ہو جاتا۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کے تمام گناہ بخش دیئے ہیں پھر اس قدر مشقت اور رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔'' (ملفوظات جلد چہارم طبع جدید ص 53)

نماز کے بغیر دین کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''نماز کا حکم بھی ایک ایسا حکم ہے جو ایک بنیادی حکم ہے اور ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر دین کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن کریم میں اس کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے بلکہ قرآن مجید کی ابتداء میں سورۃ بقرہ میں ایمان بالغیب کے بعد جو دوسرا اہم حکم ہے وہ نماز کے قیام کا ہے۔ بلکہ اس سے پہلے سورۃ فاتحہ میں بھی اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کہہ کر عبادت کی دعا مانگی گئی ہے کہ اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ توفیق دیتا رہ کہ ہم تیری عبادت کرتے رہیں اور اس عہد پر قائم رہیں جو ایک مومن (۔) کا ہے اور اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جو ایک انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بھی اس اہم حکم پر بہت زور دیا ہے۔ فرمایا ''نماز دین کا ستون ہے''۔

(فردوس الاخبار دیلمی جلد 2 حدیث نمبر 3795 صفحہ 404)

عمارتوں کی مضبوطی ستونوں سے ہی قائم ہوتی ہے۔ پس جن نمازوں کے ستونوں پر ہمارا دین قائم ہے اس کی حفاظت انتہائی اہم ہے ورنہ دین میں دراڑیں پڑنے کا خدشہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمازوں کے بارے میں ارشادات بھی قرآن کریم اور احادیث کی وضاحت کرتے ہوئے اس وضاحت سے ہمارے سامنے آئے ہیں کہ جن کا پڑھنا اور سننا ہر احمدی کیلئے انتہائی اہم اور ضروری ہے۔...... دین کے اس سب سے اہم رکن کی طرف خاص طور پر ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے کیونکہ خلافت کا وعدہ ان ایمان والوں کے ساتھ ہے جو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دینے والے ہیں۔ پس اگر حقیقی رنگ میں خلافت کے انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بننا ہے تا کہ اس انعام سے ہمیشہ فیض پاتے رہیں تو اپنی نمازوں کے قیام کی طرف خاص توجہ دینا ہر احمدی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔''

(خطبہ جمعہ 22 فروری 2008ء از خطبات مسرور جلد ششم ص 74-75)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء

قبولیت دعا کے واقعات

(بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی اور نشانات کا یہ سلسلہ جاری رہے گا جب تک کہ یہ سلسلہ کمال تک نہ پہنچ جائے۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332)

پس آپ کی یہ پیشگوئی آج بھی کس شان سے پوری ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کس طرح یہ نشان دکھا رہا ہے۔ ہزاروں میل دور رہنے والے بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ ان کے چند واقعات بھی پیش کرتا ہوں۔

مالی کے علاقے Bala میں تیجانیہ فرقے کے بڑے امام صاحب ہیں۔ ان کے والد کے ذریعہ سے اس علاقے کے 93 گاؤں (مومن) ہوئے تھے۔ اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد یہ جانشین بنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ عرصہ قبل انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آدم صاحب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے گھر ان کے کمرے میں تشریف لائے ہیں۔ وہ حضور کے ساتھ کمرے میں ہیں جبکہ باہر بہت سے علماء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ باہر علماء آپ کا انتظار کر رہے ہیں حضور باہر تشریف لاتے ہیں اور تمام غیر احمدی علماء کے سروں سے ٹوپیاں اتار دیتے ہیں اور صرف میرے سر پر ٹوپی رہنے دیتے ہیں۔

اس جگہ ان کے مریدوں کے کئی گاؤں ہیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد یہ ہمارے معلمین کے ساتھ اپنے مریدوں کے وہاں جتنے بھی گاؤں تھے۔ ان میں گاؤں گاؤں جاتے ہیں اور اللہ کے فضل سے اب تک چالیس سے زائد گاؤں احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ پھر برکینا فاسو کے ایک جیارا بخاری صاحب (Jiara Boukhari) نے ریڈیو میں فون کیا۔ وہاں ہمارے مختلف ریڈیو سٹیشن کام کرتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کی (دعوۃ الی اللہ) سنی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ اگر آپ نے یہ دیکھنا ہو کہ امام مہدی جو آنے والا ہے وہ یہی ہے یا نہیں تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے یہ طریق فیصلہ بتایا ہے کہ اس کیلئے استخارہ کریں۔ چنانچہ اس دن سے میں نے بھی استخارہ شروع کر دیا اور استخارہ کرتے ہوئے ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ خواب میں ایک ٹینٹ کے نیچے دو نورانی آدمیوں کو دیکھا۔ خواب میں ہی ان کے دوست نے کہا کہ جو دائیں طرف والے ہیں وہ امام مہدی ہیں اور دوسرے آدمی کا ان کو پتا نہیں چلا تو کہتے ہیں کہ اس

کے بعد ان پر واضح ہو گیا کہ آنے والا امام مہدی سچا ہے۔ اگر وہ نعوذ باللہ جھوٹا ہوتا تو میرے استخارے کے جواب میں میری خواب میں کیسے آ جاتا۔ اس لئے میں نے بیعت کر لی۔

پھر مصر سے ایک خاتون نے مجھے لکھا۔ وہ لکھتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے بعض خوبیوں سے نوازا ہے۔ چنانچہ میں نے خواب میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اور آپ کو دیکھا ہے اور خدا کی قسم ہے کہ مجھے اس وقت یہ بھی علم نہ تھا کہ اس وقت دنیا میں کوئی خلیفہ بھی موجود ہے۔ میں صرف استخارہ کر رہی تھی تو خدا تعالیٰ نے مجھے یہ دونوں شخصیات دکھائیں لیکن شیطان نے مجھے بہکا دیا اور اب خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس بہکاوے سے میں باہر نکل آئی۔ میری استقامت اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔

پھر مراکش کی ایک خاتون فاہمی صاحبہ ہیں، وہ کہتی ہیں لقاء مع العرب کے ذریعہ سے تعارف ہوا۔ پھر لکھتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بات کو کہ مدلّل اور مطمئن کرنے والی ہوتی تھی اس کے باوجود تقریباً ہر پروگرام میں ہی وہ استخارہ کرنے اور خدا تعالیٰ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے بارے میں دعا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتے تھے۔ چنانچہ میں نے استخارہ شروع کیا اور خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع علاقے میں لمبا اور بہت بڑا خیمہ لگا ہوا ہے اس خیمہ میں ایک شخص، بہت غمزدہ اور حزین بیٹھا ہوا ہے۔ اتنے میں ایک شخص اس کے پاس آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تم اتنے دکھی کیوں ہو؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں میں لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہوں لیکن لوگ میری تصدیق نہیں کرتے۔ اس پر سوال کرنے والا شخص اسے کہتا ہے کہ میں تیری تصدیق کرتا ہوں......اس رؤیا کے بعد میں نے کہا۔ اب جو ہونا ہے ہو جائے۔ اب مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً بیعت کر لی اور بیعت کے ساتھ ہی پردہ کرنا بھی شروع کر دیا۔ پھر یہ یہاں بھی آئی تھیں۔ جلسہ کا جو نظارہ انہوں نے دیکھا اور خیمہ دیکھا۔ تو کہتی ہیں یہ ہو بہو وہی خیمہ تھا جہاں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اکیلے بیٹھے دیکھا تھا......

پھر مالی سے عبداللہ صاحب معلم تحریر کرتے ہیں باماکو (Bamako) کے استاد (Dambele) دامبیلے صاحب ہیں۔ وہ احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ جب بھی وہ احمدیہ ریڈیو ٹیلیفون کرتے تو جماعت کو گالیاں نکالنے لگ جاتے اور اگر انہیں ٹیلیفون کیا جاتا تو پھر بھی جماعت کو سخت گالیاں دیتے۔ اسی طرح کرتے ہوئے انہیں کافی عرصہ گزر گیا۔ ایک دن انہوں نے روتے ہوئے احمدیہ ریڈیو ٹیلیفون کیا جس کا نام 'ربوہ FM' ہے، اور بتایا کہ انہوں نے ایک رات پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا تھا اور جو نور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دیکھا ہے وہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لہٰذا اب وہ جماعت سے صدقِ دل سے معافی مانگتے ہیں اور وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر احمدیوں نے اسے معاف نہ کیا تو خدا بھی معاف نہیں کریگا۔ اس پر معلم صاحب نے انہیں احمدیت میں شامل ہونے کی دعوت دی کہ حق واضح ہو گیا ہے تو اب بیعت کریں۔ چنانچہ انہوں نے احمدیت قبول کی اور احمدیت یعنی حقیقی (دین) میں شامل ہوئے۔

پھر مالی ریجن کولی کورو (Koulikoro) سے یوسف صاحب، یہ معلم ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ریجن کولیکورو (Koulikoro) کے گاؤں جالا کروجی (Jala

(Koroji) کے ایک بزرگ پیدائشی (مومن) تھے۔مگر (۔) فرقوں کی طرف دیکھ کرانھیں سمجھ نہیں آتی تھی کون سا فرقہ خدا کی طرف سے ہے۔بہت عرصہ حق کی تلاش کرتے رہے مگر آپ کوکہیں بھی حق نہ ملا۔ایک دن جب آپ نے احمدیہ ریڈیو رُبوہ لگایا تو اس پر معلم صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ اگر کوئی سچے مذہب کو جاننا چاہتا ہے تو خدا سے دعا کرے وہ خود اسکی راہنمائی کردے گا۔یہ طریق آپ کو بہت پسند آیا اور آپ نے اس پر عمل کرنے کے لئے چلہ کرنے کا ارادہ کیا۔اس کے بعد آپ نے نیت کی کہ جب تک خدا آپ کی راہنمائی نہ کرے اس وقت تک آپ کسی سے بات نہ کریں گے اور خدا سے دعائیں کرتے رہیں گے۔چنانچہ یہ چلہ ابھی کچھ دن ہی کیا تھا کہ ایک دن خدا نے آپ کو دکھایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آپکے گھر نازل ہوئے ہیں اور پیار سے آپ کے بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھا۔یہ خواب دیکھتے ہی آپ کی آنکھ کھل گئی۔اس کے بعد آپ کو یقین ہو گیا کہ تمام دنیا میں احمدی ہی حق پر ہیں۔کیونکہ صرف یہی لوگ حضرت امام مہدی کی آمد کی خبر دیتے ہیں۔اس خواب کے فوراً بعد آپ نے مالی کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور وہاں حضرت امام مہدی کی تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہی حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں جو کہ آپ کے گھر تشریف لائے تھے اور پھر بیعت بھی کرلی۔

مالی سے ہمارے مربی سلسلہ بلال صاحب لکھتے ہیں کہ:

احمدیہ ریڈیو سٹیشن سکاسو (Sikaso) میں ہمارے ایک احمدی بھائی تشریف لائے اور بتایا کہ ان کا ایک ہمسایہ آج ان کے گھر آیا اور رو رو کر معافی مانگنے لگا۔جب اس نے ان سے وجہ پوچھی تو کہنے لگا کہ مجھے احمدیت سے شدید نفرت تھی اور جب بھی میں آپ لوگوں کا ریڈیو سنتا تھا تو سوائے گالیوں کے کچھ میرے منہ سے نہ نکلتا تھا۔کل رات آپ کے (مربی) لائیو پروگرام کررہے تھے اور اس کو سنتے سنتے اور دل ہی میں برا بھلا کہتے ہوئے سو گیا۔مگر رات (۔) میرے خواب میں تشریف لائے اور مجھے خوب ڈانٹا۔میں نے خواب میں ہی (۔) سے معافی مانگی کہ (۔) مجھے معاف کردیں۔میں اب کبھی بھی احمدیوں کو برا بھلا نہیں کہوں گا اور آج سے میں بھی احمدی ہوں۔اب اللہ کے فضل سے یہ بھائی پرجوش (۔) بھی ہیں۔

مالی سے معلم عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

باماکو (Bamako) میں ایک طالبعلم بکری تراؤرے (Bakary Tarore) صاحب نے انٹرنیٹ پر احمدیت کے بارے میں مطالعہ شروع کیا اور مطالعہ کرنے کے ساتھ انہوں نے انٹرنیٹ پر فرانس جماعت سے رابطہ کیا۔جماعت احمدیہ فرانس نے انہیں باماکو مشن کا رابطہ دیا۔چنانچہ اس طالبعلم نے معلم صاحب سے رابطہ کیا اور چند سوالات پوچھے۔سوالات کے جواب ملنے پر اس طالبعلم کو جماعت کی سمجھ آگئی مگر اس نے بیعت نہ کی۔ایک دن وہ طالبعلم معلم صاحب کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ وہ بیعت کرنا چاہتا ہے کیونکہ اس نے رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو خواب میں دیکھا تھا جو اس کے گھر آئے تھے اور آپ علیہ السلام کے چہرہ پر نور ہی نور تھا اور وہ ایسا نور تھا کہ جیسا اس نے پہلے کہیں نہیں دیکھا۔اس نے کہا کہ وہ اب نہ صرف بیعت کرنا ہے بلکہ جماعت کے ساتھ مل کر (دعوۃ الی اللہ) بھی کرے گا۔

پھر مالی ریجن کولیکورو سے وہاں کے (مربی) فاتح صاحب لکھتے ہیں کہ:

میرے ریجن کولیکورو (Koulikoro) سے ایک بزرگ سعید کولیبالی صاحب (Saeed Coulibaly)

ہمارے ریڈیو ''النور'' آئے اور انہوں نے بتایا کہ ان کے آباء واجداد بت پرست تھے۔ اور ان سے بھی بتوں کی پوجا کروانا چاہتے تھے۔ مگر بچپن سے ہی آپ کی طبیعت بتوں کی پوجا کو پسند نہ کرتی تھی۔ چنانچہ جب آپ تھوڑے بڑے ہوئے تو انہوں نے بتوں کی پرستش سے صاف انکار کر دیا۔ جس پر آپ کے والدین اور تمام دیگر رشتہ دار ناراض ہو گئے۔ انہوں نے اس مخالفت کی کچھ پرواہ نہیں کی اور (دین حق) قبول کر لیا۔ (۔) قبول کرنے کے بعد ان کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا انتظار تھا۔ کہتے ہیں اس انتظار کے لمبا عرصہ بعد ایک دن خواب میں دیکھا کہ سفید رنگ کے ایک بزرگ مالی سے شمال کی جانب نازل ہوئے ہیں اور ان بزرگ کو دیکھنے کے لئے بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ حضور علیہ السلام کا اتنا پُر نور چہرہ کیونکہ آپ نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس لئے آپ نے بے اختیار ہو کر اپنے آپ سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ تو آپ کے پیچھے کھڑے ایک شخص نے بتایا کہ یہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں جو کہ نازل ہو چکے ہیں۔ یہ نظارہ دیکھتے ہی آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد سے آپ کو یقین ہو گیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آ چکے ہیں۔ مگر جب آپ نے (۔) فرقوں کی طرف دیکھا تو ان میں سے کوئی بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر نہ دیتا تھا۔ اتفاقاً ایک دن آپ نے احمدیہ ریڈیو النور لگایا تو اس پر حضرت امام مہدی کی آمد کی خبر بیان ہوئی۔ یہ خبر سنتے ہی ان کو یقین ہو گیا کہ یہی لوگ حق پر ہیں۔ اس خواب کے کچھ عرصہ بعد آپ نے احمدیہ مشن ہاؤس آ کر اپنے تمام گھر والوں کے ساتھ بیعت کر لی اور جب یہاں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی تو تصویر دیکھتے ساتھ ہی کہنے لگے کہ یہی وہ حضرت امام مہدی ہیں جو کہ انہوں نے خواب میں دیکھے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے دس ہزار فرانک سیفا کی بڑی رقم بطور چندہ بھی ادا کی اور بتایا کہ اب وہ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں حق پہچاننے کی توفیق دی۔

تائیداتِ الٰہیہ کے نشانات

یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں اور نشانات ہیں۔ اگر ان کو نشانات اور تائیدات نہ مانیں تو پھر کیا چیز ہے جو لوگوں کے دلوں میں ایک ہلچل مچا رہی ہے۔ کاش کہ دوسرے (مومن) بھی اس بات کو سمجھیں اور اس حقیقت کو جاننے کے لئے دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہیں اور مخالفت کے بجائے سیدھے راستے کی تلاش کی طرف جستجو زیادہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ان کی بھی رہنمائی فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے اور محض افترا کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح خدا کا قائم کردہ سلسلہ نابود ہو جائے مگر خدا چاہتا ہے کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے جب تک کہ وہ کمال تک پہنچ جاوے۔'' (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332)

(خطبہ جمعہ 28/مارچ 2014ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 18 تا 24/اپریل 2014ء)

داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

- امیدوار کا کم ازکم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- داخلہ میٹرک/ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا تاہم نتیجہ نکلنے سے قبل درخواست بھجوادی جائے۔بعد میں نتیجہ نکلتے ہی رزلٹ کارڈ/سند کی فوٹوکاپی وکالت تعلیم میں بھجوائیں۔
- میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے پاس کے لئے 19 سال ہے۔
- امیدوار اپنی درخواست وکالت تعلیم کے فارم پر بھجوائیں۔جس کی نقل مکرم امیر صاحب ضلع ،مکرم مربی صاحب ضلع ،مکرم قائد صاحب ضلع سے حاصل کی جاسکتی ہے۔اگر کسی وجہ سے فارم نہ مل سکے تو وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ کو ایک خط مع مکمل پتہ لکھ کر فارم طلب فرمائیں۔
- فارم کے سارے خانے پُر کئے جائیں۔
- درخواست پر امیدوار کے والد/والدہ/سرپرست کے دستخط ہونے ضروری ہیں۔
- درخواست مکرم امیر صاحب/صدر صاحب جماعت احمدیہ کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔
- داخلہ کے لئے امیدوار کا تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں پاس ہونا ضروری ہے۔جس کی تاریخ کا اعلان بعد میں ہوگا۔
- مزید معلومات کے لئے فون نمبر 047-6211082 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

(وکالت تعلیم تحریک جدید،ربوہ)

تری بستی میں

(مکرم محمود عارف صاحب سیالکوٹ)

دور سے لوگ چلے آئے تری بستی میں	جانے کی راہ نہ پھر پائے تری بستی میں
دل میں گھر کرتی ہیں عرفان میں ڈوبی باتیں	یونہی تو ہم نہیں اترائے تری بستی میں
دورِ خامس بھی ہو تابندہ گزشتہ کی طرح	کامرانی کی ہوا آئے تری بستی میں
چشمہ فیضِ خلافت رہے قائم و دائم	شورِ شر رہ نہ کبھی پائے تری بستی میں
بول ہو دین کا بالا مٹے باطل کا نشاں	بس یہی اک صدا آئے تیری بستی میں
آتے ہیں شاہ و گدا تری قدم بوسی کو	اک علم پیار کا لہرائے تری بستی میں
یہ سمندر رہے عارف کے سفر میں حائل	گرچہ احباب بہت آئے تری بستی میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء

حسد بری بلا ہے

(مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب، ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ایمان اس بات کا نام ہے کہ ہم خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی ہر بات کو مانیں۔ انسان کو لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (یونس:63) "جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے" کا مقام اسی صورت میں ملتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہر بات کو دل سے تسلیم کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

خدا تعالیٰ نے ایک طرف تو لازمی عبادات رکھ کر ہمیں جنت کی بشارت دی ہے اور ہمیں بتایا ہے کہ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کے احکامات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں تم فلاح پا جاؤ گے تو دوسری طرف ہمیں ایسی باتوں سے رکنے کا حکم بھی دیا ہے جو ہمارے ایمان کو کھوکھلا کر دیتی ہیں۔ جن میں سے ایک حسد ہے۔ حسد نیکیوں کو اُسی طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں ایک چھوٹے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

خدا تعالیٰ قرآن مجید فرماتا ہے کہ تم ایک حصہ پر تو ایمان لاتے ہو اور ایک کو چھوڑ دیتے ہو۔ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ایمان صرف ارکانِ دین پر عمل کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے بیان فرمودہ حرف حرف پر عمل کرنے نام ہے اور اسی کے نتیجہ میں ولایت عطا ہوتی ہے اور وہ مقام عطا ہوتا ہے جس میں انسان خدا کا ہاتھ خدا کی زبان بن جاتا ہے اور انسان سویا ہوا ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے لئے جاگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ O (سورۃ انفال : 21)

اے مومنو تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان میں سے کسی سے منہ نہ پھیرو۔ اس حالت میں تم اس کا حکم سن رہے ہو۔

مومن کون ہیں؟ وہ ہیں جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں، آنحضور ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، حج کرتے ہیں ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ (سورۃ انفال :22) کہ ان لوگوں کی طرح مت بنو جنہوں نے کہا تھا کہ ہم سنتے ہیں مگر وہ نہیں سنتے۔ یہاں اللہ تعالیٰ مومنین کو مخاطب کر رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان میں سے کسی بات سے بھی منہ نہ

پھیرو اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو سنی ان سنی کر دیتے ہیں۔ بظاہر سنتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ انسان کو سناتا اسی لئے ہے کہ وہ اس پر عمل کرے اگر سن کے عمل نہیں کرتا تو پھر اللہ تعالیٰ کے نزدیک حیوانات سے بھی بدتر وہ لوگ ہیں جو بہرے اور گونگے ہیں۔(انفال: 23) وہ بہرے اس لئے ہیں کیونکہ وہ سنتے ہیں عمل نہیں کرتے اور جن باتوں پر خدا تعالیٰ نے بولنے کا حکم دیا ہے وہاں پر بولتے نہیں۔ جن باتوں سے روکنے کا حکم دیا ان باتوں کو زبان سے روکتے نہیں۔ جب خدا تعالیٰ کی بیان فرمودہ باتیں ہی زبان پر نہیں لائی تو خدا کے نزدیک ایسے لوگ گونگے ہیں۔

یہ سخت تنبیہ خدا تعالیٰ مومنین کو کر رہا ہے کہ اگر تم نماز پڑھتے ہو باقی احکام بجالاتے ہو تو جب کانوں میں خدا اور اس کے رسول کی یہ آواز پڑتی ہے کہ حسد نہ کرو، غیبت نہ کرو، چغلی نہ کرو، تجسس نہ کرو، ایک دوسرے کو حقیر نہ جانو تو ان باتوں پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ اگر نماز پڑھنے کے نتیجہ میں خدا ملتا ہے تو یہ بھی خدا تعالیٰ کا ہی ارشاد ہے کہ حسد کرنے کے نتیجہ میں تمام نیکیاں لکڑی کی طرح جل کر بھسم ہو جاتی ہیں اور حسد دین کو جڑ سے کاٹ دیتا ہے، یہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا فرمان ہے۔ یہ بھی اسی طرح پورا ہو گا جس طرح احکامِ الٰہی کے نتیجہ میں برکات الٰہیہ کا ملنا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس نماز یا روزہ سے کیا فائدہ ہو گا جبکہ اسی (بیت) میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گلہ کر دیا۔ یا رات کو چوری کر لی۔ کسی کے مال یا امانت میں خیانت کر لی۔ کسی کی شان پر جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے بخل یا حسد کی وجہ سے حملہ کر دیا۔ کسی کی آبرو پر حملہ کر دیا۔ غرض اس قسم کے عیبوں اور برائیوں میں اگر مبتلا کا مبتلا رہا تو تم ہی بتاؤ اس نماز نے اس کو کیا فائدہ پہنچایا؟“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 656)

پس ہمیں نیکیوں کو اپنانے کے ساتھ ساتھ ان تمام برائیوں سے بھی بچنا ہے جن سے بچنے کا حکم خدا تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے۔

حسد کیا ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے۔ اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 608)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

”حاسد وہ ہے جو خواہش کرے کہ دوسرے کے پاس جو عمدہ شئے ہے وہ اس کو مل جاوے۔ بسا اوقات اس حسد میں اس شخص کو نقصان پہنچانے کی بھی خواہش اور کوشش کرتا ہے۔ جس کو اس نعمت کا مالک دیکھتا ہے۔“

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 576)

حاسد کون ہے؟ حاسد دراصل خدا تعالیٰ کے فیصلوں کے مقابل پر آنے والا وجود ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مالک الملک خدا ہے اور وہی بادشاہت دیتا ہے اور چھینتا ہے اور وہی عزت دیتا اور ذلت دیتا ہے اور ہر بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے مگر حاسد حسد کی آگ جلا کے ان نعماء الٰہی کو چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک حدیث قدسی ہے:

اَلْحَاسِدُ عَدُوٌّ نِعْمَتِي مُتَسَخِّطٌ لِقَضَائِي غَيْرُ رَاضٍ بِقِسْمَتِيَ الَّتِي قَسَمْتُ بَيْنَ عِبَادِي.

(البیهقی فی شُعَبُ الایمان، روایت:6637)

کہ حاسد میری نعمتوں کا دشمن ہوتا ہے، میرے فیصلے سے

سخت غصہ میں آجاتا ہے، میری تقسیم سے راضی نہیں ہوتا جو تقسیم میں نے اپنے بندوں میں کی۔ حسد تو ہوتا ہی کسی صاحبِ نعمت شخص سے ہے۔ آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ:

فَاِنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَۃٍ مَحْسُوْدٌ ہر صاحبِ نعمت سے حسد کیا جاتا ہے۔

(البیھقی، فی شُعَبُ الایمان، روایت:6655)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

"کسی کی عزت، بھلائی، بڑائی، بہتری، آرام اور جاہ و جلال کو دیکھ کر جلنے والے لوگ بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی انسانی ارادوں میں بوجہ اپنے حسد کے روک پیدا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔"

(خطباتِ نور صفحہ 342)

آنحضورﷺ فرماتے ہیں:

کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا وَ کَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدَرَ۔ (البیھقی، فی شُعَبُ الایمان، روایت:5051)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ فقر اور احتیاج کفر کا باعث بن جائے اور حسد تقدیر پر غالب آجائے۔ حسد تقدیر پر غالب آجائے اس سے کیا مراد ہے؟ کیا حسد اتنا طاقتور ہوتا ہے کہ وہ تقدیر کو بدل سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے حسد سے بچنے کی دعا سکھلائی ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ حسد نقصان پہنچا سکتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آدمؑ کے بیٹوں ہابیل اور قابیل کا ذکر آتا ہے۔ محض حسد کی وجہ سے قابیل نے اپنے بھائی کا خون زمین پر گرا دیا۔ اسی طرح آج بھی بباعث جوشِ حسد سچائی کا خون کیا جاتا ہے اس سے بچنے کا واحد ذریعہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگنا اور دعا کرنا ہے۔

پس خدا تعالیٰ کی تقدیر کسی انسان کو ترقی دینا چاہتی ہے وہ ترقی مشروط ہوتی ہے دوسری تقدیر الٰہی کے ساتھ اور وہ تقدیر یہ ہے کہ اگر حاسد کے شر سے بچنے کی دعا مانگتے رہو گے اور حسد سے بچنے کی دیگر احتیاطی تدابیر اختیار کرتے رہو گے تو تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے لیکن اگر حسد سے بچنے کی دعا نہ کی، استغفار نہ کیا اور خدا تعالیٰ سے مدد طلب نہ کی تو پھر حسد تقدیر پر غالب آجائے گا۔ آنحضورؐ نے ہمیں حسد سے بچنے کی بہت تلقین فرمائی ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا:

ثَلَاثٌ ھُنَّ اَصْلُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ فَاتَّقُوْھُنَّ وَاحْذَرُوْھُنَّ

تین باتیں ہر گناہ کی جڑھ ہیں ان سے بچنا اور ڈرنا چاہئے۔

1: **اِیَّاکُمْ وَالْکِبْرَ فَاِنَّ اِبْلِیْسَ حَمَلَہُ الْکِبْرُ عَلٰی اَنْ لَا یَسْجُدَ لِاٰدَمَ**

تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے ہی ابلیس کو اس بات پر اکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔

2: **اِیَّاکُمْ وَالْحِرْصَ فَاِنَّ اٰدم حَمَلَہُ الْحِرْصُ عَلٰی اَنْ اَکَلَ مِنَ الشَّجَرَۃِ**

دوسرے حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کھانے پر اکسایا تھا۔

3: **اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ ابْنَیْ اٰدَمَ اِنَّمَا قَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ حَسَدًا**

تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی بنی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔ (رسالہ قشیریہ باب الحسد صفحہ 79)

ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

(صحیح مسلم، باب تحریم التحاسد والتباغض والتدابر حدیث نمبر 4508)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اللہ کے بندے، بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی (مومن) کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

جس طرح ایک نیکی دوسری نیکی کو جنم دیتی ہے اسی طرح ایک برائی کے نتیجے میں دوسری برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس طرح اس حدیث مبارکہ میں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ آپس میں بغض نہ رکھو کیونکہ بخل کا لازمی نتیجہ حسد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور حسد قطع تعلقی پر آمادہ کرتا ہے۔ جو انسان کو اللہ کا حقیقی بندہ بننے اور بھائی بھائی بننے سے روکتا ہے۔ پس ایک برائی سے بچ کر ہم برائیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے بن سکتے ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں:

لَيْسَ مِنِّي ذُو حَسَدٍ وَلَا نَمِيمَةٍ وَلَا كَهَانَةٍ وَلَا أَنَا مِنْهُ.

(مجمع الزوائد للهيثمي كتاب الادب باب في الغيبة والنميمة جلد8صفحه114 حديث: 13126)

حضرت عبداللہ بن بُسرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ حسد کرنے والے اور چغلی کھانے والے اور آئندہ ہونے باتوں کے متعلق بتانے والے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی میرا ان سے کوئی تعلق ہے۔

آنحضور ﷺ کے کلام کا حسن یہ ہے کہ آپ کی ہر بات نہایت مربوط ہوتی ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں حسد اور چغلی کے ساتھ آئندہ ہونے والی باتوں کا ذکر کیا ہے۔ جب انسان حسد کی آگ میں جلتا ہے تو اس کے ساتھ چغلی کرتا ہے اور ساتھ ہی اپنے حسد کی وجہ سے اس کے مستقبل کے بارے میں مختلف منفی باتیں بیان کرنی شروع کر دیتا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں:

لَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ مومنٍ غُبارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفَيْحُ جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ الْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ

(الترغيب والترهيب كتاب الادب باب في الترغيب والايمان و فضله جلد1صفحه95 حديث: 64)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مومن کے دل میں اللہ کی راہ میں گرد اور جہنم کی لپٹ اکٹھے نہیں جمع ہو سکتے اور اسی طرح ایک بندے کے دل میں ایمان اور حسد اکٹھے جمع نہیں ہو سکتے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"حسد کرنے والے کی حالت ایسی ہے جیسے جہنم کی پیپ پینے والے کی۔ اللہ تعالیٰ پر جو ایک مومن کا ایمان ہے، حسد اس کو ضائع کرنے کا بھی باعث بنتا ہے۔ یا حسد کرنا جو ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جہنم میں لے جانے والی چیز ہے۔ پس یہ انتہائی خوف کا مقام ہے۔ یہ حسد کرنے والے دوسرے کو عارضی اور وقتی طور پر جو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس کا تو مداوا ہو جاتا ہے لیکن یہ اس حسد کی وجہ سے اپنے ایمان کو ضائع کر کے پھر جہنم اپنے اوپر سہیڑ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی کی ترقی دیکھ کر، کسی کا خلافت کے ساتھ زیادہ قرب دیکھ کر، کسی پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش دیکھ کر حسد کرنے کی بجائے اس پر رشک کرنا چاہئے اور خود وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ لوگوں میں سے کون افضل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مخموم القلب اور صدوق اللسان۔ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہمیں صدوق اللسان کا تو علم

ہے۔ یہ مغموم القلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک وصاف دل جس میں کوئی گناہ، کوئی کجی اور کوئی بغض، کینہ اور حسد نہ ہو۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الورع و التقویٰ)

پس ایک سچے (مومن) کی نشانی، ایک سچے احمدی کی نشانی اور اس کا مقام یہ ہے کہ مغموم القلب بننے کی کوشش کرے۔ گناہوں سے بچے، اپنے دل کے ٹیڑھے پن کو دور کرے، بغض، کینہ اور حسد سے بچتے ہوئے اپنے پر جہنم حرام کرے اور اس دنیا میں بھی پُرسکون زندگی کی وجہ سے جنت حاصل کرنے والا ہو اور آخرت میں بھی جنت کا وارث بنے۔''

(خطبہ جمعہ 26 مئی 2006ء از خطبات مسرور جلد چہارم ص 256-257)

احمدی نسل میں پاک اور صاف سوچ پیدا کی جائے

پھر آپ فرماتے ہیں:

''یہ حسد بھی اکثر احساس کمتری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس خیال کے دل میں نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ خدا جھوٹے اور حاسد کی مدد نہیں کرتا۔ اور حسد کی وجہ سے یا بدظنی کی وجہ سے دوسرے پر الزام لگانے میں بعض لوگ اس حد تک گر جاتے ہیں کہ اپنی عزت کا بھی خیال نہیں رکھتے۔ آج کل کے معاشرے میں یہ چیزیں عام ہیں اور خاص طور پر ہمارے برصغیر پاک و ہند کے معاشرے میں تو یہ اور بھی زیادہ عام چیز ہے اور اس بات پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ پڑھے لکھے لوگ بھی بعض دفعہ ایسی گھٹیا سوچ رکھ رہے ہوتے ہیں اور دنیا میں یہ لوگ کہیں بھی چلے جائیں اپنے اس گندے کیریکٹر کی بھی اصلاح نہیں کر سکتے یا کرنا نہیں چاہتے۔ اور آج کل کے اس معاشرے میں جبکہ ایک دوسرے سے ملنا جلنا بھی بہت زیادہ ہو گیا ہے، غیروں سے کھلنے ملنے کی وجہ سے ان برائیوں میں جن کو ہمارے بڑوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ترک کیا تھا۔ بعضوں کی اولادیں اس سے متاثر ہو رہی ہیں۔ ہمارے احمدی معاشرہ میں ہر سطح پر یہ کوشش ہونی چاہئے کہ احمدی نسل میں پاک اور صاف سوچ پیدا کی جائے۔ اس لئے ہر سطح پر جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کے نظام کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے کہ خاص طور پر یہ برائیاں، حسد ہے، بدگمانی ہے، بدظنی ہے، دوسرے پر عیب لگانا ہے اور جھوٹ ہے اس برائی کو ختم کرنے کے لئے کوشش کی جائے، ایک مہم چلائی جائے۔''

(خطبہ جمعہ 26 مئی 2006ء از خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 257-259)

حسد ایک بُرا مرض ہے اس سے بچو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

''حسد کو ایک عربی کا لفظ ہے مگر ہماری زبان میں بھی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے اور ہندوستان کا بچہ بچہ جو اردو یا پنجابی زبان رکھتا ہے۔ حسد کو خوب جانتا ہے۔ اور ایسا شخص جس پر حسد کرنے کا شبہ بھی ہو۔ اس کی مذمت کی جاتی ہے مگر باوجود اس کے کہ یہ لفظ ہماری زبان میں مستعمل ہے اور لوگ اس کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور باوجود اس بیماری کی شدت کو جاننے کے اور باوجود اس کے کہ اس سے نفرت کرتے ہیں پھر بھی عمداً اس میں لوگ مبتلا ہوتے ہیں اور باجود حسد کو اس لحاظ سے جاننے کے کہ حسد کی موٹی تعریف ان کو معلوم ہوتی ہے۔ اور باوجود اس علم کے کہ حسد بری چیز ہے۔ اور نفرت کے طور پر جس کو گالی دینی ہوئی سے حاسد کہتے ہیں۔ پھر بھی اپنے آپ کو اس سے نہیں بچاتے۔ پس حسد ایک بُرا مرض ہے اس سے بچو۔''

(خطبات محمود جلد ششم صفحہ 291 و 296)

(باقی آئندہ)

ایم ٹی اے العربیہ

عربی زبان میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پیغام

(مکرم زبیر احمد صاحب، گوجرانوالہ)

مذہبی دنیا کی تاریخ میں بعض ایام سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مجمع میں آدمیوں کے ذریعہ آواز آگے پہنچانے کا انتظام ہو، ابلاغ عامہ کے لئے احمدیہ ریڈیو کے لئے کوششیں ہوں یا ایم ٹی اے کی صورت میں جماعت کے فضائی دور کا آغاز، ترقی کی طرف اٹھنے والا ہر قدم ہزاروں لاکھوں ترقیات کے دروازے کھولنے والا اپنا اور بن رہا ہے۔

کہاں وہ دور تھا کہ مخالف کہتا تھا کہ میں اس آواز کو قادیان کی بستی سے باہر نہ جانے دوں گا، اور کہاں 23/مارچ 2014ء کہ اسی قادیان کی بستی سے اردو یا ہندوستان کی مقامی زبانوں میں ہی نہیں بلکہ عربی زبان میں بھی مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا تھا۔ اس دوران مؤرخہ 23 مارچ 2014ء کو ایم ٹی اے 3 العربیۃ کے باقاعدہ اجراء کے پورے سات سال بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عربی زبان میں عرب قوم کو مخاطب فرمایا۔ لِکُلِّ اَمْرٍ مُّسْتَقَرٌّ۔

حضور انور کا اس موقع پر یہ خطاب خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ وقت اور اسکی بے شمار حکمتوں کو سموئے ہوئے تھا۔ اس اجمال کی تفصیل مکرم منیر عودہ صاحب کے ذیل کے بیان سے ہوتی ہے کہ۔

مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم شریف عودہ صاحب کے بھائی ہیں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ اردو کلاس اور لقاء مع العرب میں شمولیت کا موقع ملتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختلف ممالک کے دورہ جات میں شمولیت کی بھی آپ کو سعادت ملی۔ 2013ء میں دورۂ سپین کے دوران ایک موقع پر حضور انور نے آپ ہی کو عرب ہونے کے باعث اِن آثار پر نداء دینے کا ارشاد فرمایا کہ جہاں سے کسی زمانہ میں مومنوں کو نکالا گیا تھا۔

1994ء سے لے کر آج تک آپ کو ایم ٹی اے کے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دورِ خلافت میں عربوں میں پیغامِ احمدیت کے ضمن میں بیان کرتے ہیں:

”آپ نے ایک دفعہ عربوں کے لیے عربی زبان میں خطاب ریکارڈ کروانے کا بھی ارادہ فرمایا۔ یہ خطاب حضورِ انور نے بہت اچھی طرح تیار فرمایا اور ایک دن مجھے ریکارڈنگ کے لیے تیاری کا ارشاد فرمایا، میں نے سٹوڈیو وغیرہ تیار کیا اور حضورِ انور کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ کافی دیر کے بعد مکرم پرائیوٹ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ حضورِ انور نے فرمایا ہے کہ ریکارڈنگ نہیں ہوگی۔ اس کے بعد حضور انور سے ملاقات ہوئی تو آپ نے خود ہی فرمایا کہ تمہارے دل میں آیا ہوگا کہ میں ریکارڈنگ کے لیے کیوں نہیں آیا؟ میرا خیال ہے کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔

جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ

تعالیٰ نے مسندِ خلافت پر متمکن فرمایا تو ایک ملاقات میں حضورِ انور نے فرمایا کہ میرے عہد میں عربوں میں احمدیت کے لیے راہیں کھلیں گی۔ اور عربوں میں احمدیت کا نفوذ ہوگا۔ کیونکہ میرے ذہن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا جملہ بھی تھا کہ ابھی وقت نہیں آیا، اس تناظر میں حضورِ انور ایدہ اللہ کا فرمان بہت ازدیادِ ایمان کا باعث ہوا۔

اس کے بعد عملی طور پر ہم نے دیکھا کہ ایم ٹی اے 3 العربیۃ شروع ہوا اور عربوں کی طرف سے ردِ عمل اور کثرت سے جماعت کے عقائد کو سراہنے اور احمدیت قبول کرنے نے ثابت کر دیا کہ واقعتاً حضورِ انور کے عہد میں عربوں میں پیغامِ احمدیت کے لیے ایک دروازہ کھل گیا ہے۔ اور اب کثرت سے کتب و خطبات و خطابات کے تراجم بھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی ایک بین دلیل ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل لندن۔22 ر اکتوبر 2010ء صفحہ 3،4)

یہ تو مکرم منیر عودہ صاحب کی زبانی 2010ء تک اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر تھا لیکن بطورِ خاص امسال جماعت احمدیہ کے قیام پر 125 سال پورے ہونے پر 23 ر مارچ 2014ء کو ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر ہونے والا حضور انور کا بزبانِ عربی خطاب اس پیشگوئی کو نئی شان میں پورا کرنے والا ثابت ہوا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضورِ انور کے تاریخ ساز خطاب سے کچھ کلمات بھی درج کر دیئے جائیں، فرمایا:

''اِنَّا نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَ نُعْلِنُ اَنَّ مُهِمَّتَنَاهِيَ اَنْ نُعَرِّفَ الْعَالَمَ عَلٰى كَمَالَاتِهٖ، وَ نَتْرُكَ نَقْشَ خَاتَمِهٖ عَلٰى قَلْبِ كُلِّ اِنْسَانٍ، لِكَيْ يُصْبِحَ خَادِمًا لِحَضْرَتِهٖ ﷺ..... فَيَنْبَغِي اَلَّا نَرْتَاحَ مَا لَمْ نَحْشُرِ الْعَالَمَ كُلَّهٗ عِنْدَ قَدَمَيِ النَّبِيِّ ﷺ''

یعنی یقیناً ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور ہم اس بات کا بھی اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا یہ مقصد ہے کہ ہم پوری دنیا کو آپ کے کمالات سے آگاہ کریں اور آپ کی خاتمیت (مہر) کا نقش ہر انسان کے دل پر پیدا کر دیں تا کہ وہ آپ ﷺ کا خادم بن جائے ......پس ہم پر لازم ہے کہ ہم تب تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک کُل عالَم کو نبی کریم ﷺ کے قدموں میں اکٹھا نہ کرلیں۔

سلطان القلم سیدنا حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کیا ہی خوبصورت الفاظ میں اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں، کہ جس میں ایک پیشگوئی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ ایم ٹی اے کی بھی تصویر کشی ہو رہی ہے:

نِلْنَا ثُرَيَّاءَ السَّمَاءِ وَ سَمْكَهٗ
لِنَرُدَّ اِيْمَانًا اِلَى الْغَبْرَاءِ

ترجمہ: ہم نے آسمان کے ثریا اور اُس کی بلندی کو پالیا ہے تا کہ ہم ایمان کو زمین کی طرف لوٹائیں۔

(القصائد الاحمدیہ، صفحہ 249)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء

روحانی ترقی اور مجاہدہ

سیدنا حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بڑوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔ یعنی خالص ہو کر اُس کی تلاش ہو، اُس کی تعلیم پر عمل ہو''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 339)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ انصاراللہ 2013ء

تربیتِ اولاد اور دورِ حاضر کے تقاضے

(مکرم احمد نقاش صاحب، فن لینڈ)

تربیتِ اولاد کا مضمون اپنے فوائد اور تقاضوں کے لحاظ سے اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ ہر دور کے انسان نے اس مسئلہ پر اپنی اپنی توفیق کے مطابق ہمیشہ منصوبہ بندی کی اور ابتدائے آدم سے قوموں کا تمام تر عروج و زوال اسی سے جڑا ہوا ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ جن قوموں نے خود حق و سچ کی پہچان حاصل کی اور اپنے اندر پاک روحانی تبدیلی پیدا کرنے کے بعد اپنی اولاد کی تربیت پر بھی توجہ دی ان قوموں کے عروج کا زمانہ بہت دیر تک دنیا میں قائم رہا۔ اور نہ صرف روحانی مرتبے ان کو عطا ہوئے بلکہ دنیا کے ظاہری مال و اسباب کے بھی وہ وارث ٹھہرائے گئے۔ اور پھر جب ان کی اولادوں نے بگڑنا شروع کیا تو ان کے تمام عروج زوال میں تبدیل کر دیئے گئے۔

اگر ہم اس مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کریں تو ایک حصہ تربیت اولاد کے سنہری اصول اور دوسرا تربیت اولاد کے تقاضے کہلاتا ہے۔ تربیت اولاد کے سنہری اصول میں اولاد کو دینی و دنیاوی تعلیم دینا تقویٰ اور طہارت کا عادی بنانا۔ بدی سے نفرت اور نیکی سے محبت پیدا کرنا۔ اچھے اور برے کی تمیز پیدا کرنا، جھوٹ، بدنظری، غیبت اور غصہ سے بچنے کا شعور دینا۔ اسی طرح بنیادی اخلاق کا پابند کرنا۔ باجماعت نمازوں کا پابند۔ خلافت سے اطاعت و وفا اور نظام جماعت کا اطاعت گزار بنانا شامل ہے۔

جبکہ دوسرا حصہ ہے تربیت اولاد کے تقاضے۔ یہ ایسا معاملہ ہے جو ہر دور میں تبدیل ہوتا رہا ہے۔ یعنی ماضی قدیم میں تربیت اولاد کے تقاضے کچھ اور تھے۔ اور بادشاہوں کے زیر سایہ قلعوں کی دیواروں کے اندر زندگی گزارنے والوں کے کچھ اور۔ ایشیائی ممالک میں بسنے والوں کے لیے یہ تقاضے بنسبت مغربی ممالک میں رہنے والوں کے مختلف رہے۔ جبکہ آج انٹرنیٹ ٹیکنالوجی اور ملٹی میڈیا کے ترقی یافتہ دور میں تربیت اولاد کے تقاضے تبدیل بھی ہو چکے ہیں

مادیت کی ہوس نے تمام معاشرے کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ ایک طرف دنیا کی آسائشیں، سکون اور چین حاصل کرنے کی پیاس اور دوسری طرف جدید سائنسی میڈیا کی بے پناہ ترقی کی دوڑ نے پوری دنیا کو گلوبل ویلج بنا دیا ہے۔

جدید سائنسی علوم نے اس سے قبل دنیا کے کئی پرانے نظریات اور فلسفوں کو یا تو سرے سے جھٹلا دیا اور یا تبدیل کر کے رکھ دیا۔ اور بہت سے مضامین کی نئے سرے سے تبدیل شدہ تعریفیں سامنے آئیں۔ گلوبل ٹیکنالوجی کے دور میں جہاں انسان کی بھلائی کے بے پناہ پہلو ہیں وہاں قوموں کے اخلاق و خیالات کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کے مزاج پر نہایت برے اثرات ڈالنے کی بھی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔ نیز یہ ثابت کیا کہ اس کے ذریعے اگر کسی ترقی یافتہ قوم کے نونہال بچوں کو مفید علوم سیکھنے کی بجائے غیر اخلاقی و پرتشدد سرگرمیوں کا عادی بنا دیا جائے تو صرف چند سالوں میں اُس ملک۔ اُس قوم۔ یا اُس خطے کے تمام وسائل اور ذخائر پر

باآسانی قبضہ کیا جاسکتا ہے خاص کر غیر اخلاقی وپُرتشدد فلمیں بچوں کے لیے زہر قاتل ہیں اور اس کے ظاہری نظارے ہم روزمرہ اپنی زندگیوں میں بھی دیکھتے، پڑھتے اور سنتے ہیں۔ بچوں پر اور بچوں کی طرف سے نہایت ظالمانہ واقعات کی جو بھیانک تصویر ہمارے ایشیائی ممالک سے اکثر والدین ان افسوسناک خبروں سے یقیناً واقف ہونگے کہ کس طرح آئے روز معصوم بچے چوریوں، ڈکیتیوں، فحاشی حتی کہ اقدام قتل اور بالآخر خودکشی تک کے انتہائی قدم تک ملوث ہو جاتے ہیں۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے ایشیائی ممالک میں ان واقعات نے انتہائی شدت اختیار کر لی ہے۔ جبکہ اس سے ملتا جلتا ماحول مغربی معاشرے میں بھی ہر جگہ ملتا ہے۔ ایک حالیہ تحقیق کے مطابق صرف انگلستان میں پچیس سال سے کم عمر کے پانچ نوجوان ہر ہفتہ میں خودکشی کرتے ہیں۔ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان تمام حادثات جن کا میں نے ذکر کیا ہے کیا وہ کسی ذہنی بیماری کا نتیجہ ہیں یا نفسیاتی الجھنوں کا۔ ان مسائل کی آخر وجہ کیا ہے اور ان کا حل کیا ہے۔ اور ان بیماریوں میں سوسائٹی کس حد تک ذمہ دار ہے اور ان بچوں کے جرائم میں والدین اور ان کے گھر کے ماحول کا کس حد تک ہاتھ ہے۔ دنیا بھر کے سماجی ونفسیاتی ماہرین ان سوالوں کا جواب ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ تعلیمی اور صحت کے ادارے ان بیماریوں کی نشاندہی اور ان کے علاج پر سالانہ کروڑوں ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ سرکاری طور پر بھی کئی رپوٹس شائع ہوتی ہیں۔ دنیا کا پرنٹ میڈیا اس شیطانی کھیل کا ایک حصہ بن چکا ہے جس میں نشہ آور اشیاء کا استعمال بطور رسائل و جرائد اور ویڈیوز میں بے انتہاء تشدد اور مار دھاڑ کا بظاہر دلچسپ مظاہرہ ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ اخلاقی بے راہ روی کی کھلی تشہیر ہوتی ہے جس سے بچوں اور نوجوانوں کے جنسی احساسات میں اشتعال پسندی آتی ہے اور بربریت اور ہیجان انگیزی کے بیج بوئے جاتے ہیں جو بعد میں بیمار ذہنیت اور مجرمانہ عادات کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کی بیخ کنی کے لیے مشرق نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے ہاں صرف مغربی ممالک میں کچھ اقدامات اٹھائے تو جاتے ہیں مگر وہ یہاں کے آزاد معاشرے کے بنائے ہوئے ناقص قوانین کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چونکہ ان معاملات میں کچھ سیاسی واقتصادی مفادات۔ اور کسی حد تک مذہبی اعتقادات پر بھی حملہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس لیے یہ تمام ادارے بچوں کی ان بیماریوں کے صرف ظاہری اور سطحی اسباب پر غور کرتے ہیں اور ان کے اندرونی اصل محرکات تک پہنچنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ اسی لیے اب تو دنیا کے کئی تحقیق کرنے والے ادارے مایوس ہو چکے ہیں۔

جماعت کے افراد اور بچے بھی چونکہ اسی معاشرے کا حصہ ہیں اس لیے بعض کمزور افراد اور انکے غیر تربیت یافتہ بچے ان بیماریوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ خاص کر یورپ اور امریکہ میں جہاں مادہ پرستی اور آزاد ماحول گزارنے کی عادت پڑ چکی ہے، جہاں اخلاقی قدریں خودغرضی تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں اس لیے تربیت اولاد کے تقاضے پورے کرنا ہمارے لیے غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں

الحمدللہ کہ اب بھی جماعت احمدیہ کی اکثریت اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے تقویٰ کی راہوں پہ گامزن ہے اور دینی شعار اور جماعتی روایات کی پابند ہے البتہ کبھی کبھار کچھ افسوسناک واقعات ایسے ضرور سامنے آجاتے ہیں جن سے نہ صرف متعلقہ احمدی خاندانوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے بلکہ جماعت کے اعلیٰ وقار کو بھی ٹھیس پہنچتی ہے۔ ان واقعات کی جماعتی تحقیق پر یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان کے پیچھے تربیت اولاد کا شدید فقدان اور والدین کا خود بھی ان

بیماریوں میں مبتلا ہوتا تھا نیز مغربی تمدن اور غیر دین طریقِ زندگی کا رعب ان کو احساسِ محرومی میں مبتلا کرتا تھا۔

خاص کر مغرب میں رہنے والے ایشیائی و مسلم لوگوں نے سمجھا کہ مغربی معاشرہ دنیاوی طور پر چونکہ ہم سے بہت ایڈوانس ہے اس لیے ایک احساسِ محرومی میں مبتلا ہو کر انہوں نے اپنے دینی و روحانی عقائد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ان کی نقل اتارنی شروع کر دی اور مغربی قوموں کی برابری کرنے اور ترقی پانے کے لیے صرف اعلیٰ تعلیم اور دنیاوی مال و دولت حاصل کرنا ہی کافی ہے۔ چنانچہ وہ بچوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ ایسی تعلیم حاصل کریں کہ جن سے ان کی مالی اور معاشرتی پریشانیاں دور رہوں اور ان کی مالی حیثیت بہت بلند نظر آئے اس لحاظ سے بچوں پر دباؤ بھی ڈالا جاتا ہے کہ فلاں فلاں فیلڈ اپناؤ تو تمہیں اچھی ملازمت ملے گی اور اس کے ساتھ ان کی شادی کے بارے میں خوشحال گھرانے تلاش کیئے جاتے ہیں جہاں سے زیادہ جہیز ملنے کی امید ہو۔ یہ والدین خود جتنے بھی نیک اور پارساء ہوں وہ اس غلط سوچ کو اپنے بچوں کی طرف منتقل کر رہے ہوتے ہیں اور اپنی اولاد کو تباہی کے راستوں پہ ڈالتے ہیں جو یقیناً اخلاقی اور روحانی تنزل کا راستہ ہے۔ میں نے تباہ حال اولاد کے موجودہ دور میں ہونے والے غیر اخلاقی و غیر شرعی جن واقعات و حادثات کا اوپر ذکر کیا ہے وہ اچانک کسی غلط فیصلے یا خیال سے وقوع پذیر نہیں ہوتے بلکہ ان کے پیچھے والدین کی بے حسی یا بے بسی کی ایک لمبی داستان ہوتی ہے اور اس کا تعلق اولاد کی بچپن سے عادتوں کو بگاڑنے سے ہوتا ہے جو والدین کی نظروں کے عین سامنے اور ان کے ناک کے نیچے ہو رہا ہوتا ہے۔ ان کی نظروں کے سامنے ان کی اولاد کی طرزِ زندگی۔ ان کا پہننا اوڑھنا۔ ان کا رہن سہن اور ان کی دلچسپیاں مغربی معاشرے کی نقالی میں شامل ہو رہی ہوتی ہیں جب بچے گلے میں سونے کی زنجیریں لٹکاتے ہیں یا کانوں میں بوندے سجاتے ہیں یا عورتوں کی طرح لمبے بال رکھتے ہیں تو اسے فیشن سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جب بچے یا بچیاں اپنے کمروں میں مقبول پاپ یا فلم سٹار کی تصویریں آویزاں کرتے ہیں، برتھ ڈے پارٹیاں منعقد ہوتی ہیں تو والدین کی طرف سے کسی قسم کے رنج و فکر کا اظہار نہیں کیا جاتا۔ لڑکوں کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے غیر تربیت یافتہ دوستوں کو گھروں میں مدعو کریں اور پھر ان کی خوب خاطر و مدارت کی جاتی ہے اسی طرح لڑکیاں بھی ایسا کرتی ہیں اور رکے بن ٹھن کر باہر نکلنے یا گھر میں آنے جانے کے اوقات پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگائی جاتی۔ والدین یہ سب صاف دیکھ رہے ہوتے ہیں اور جان بوجھ کر نظر انداز کر رہے ہوتے ہیں اور اس بے جا آزادی کو مغربی طرزِ معاشرت کا حصہ تصور کیا جاتا ہے۔

اس بھیانک تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی ہے وہ یہ کہ کئی والدین اپنے بچوں کی زندگیوں میں حد سے زیادہ دخل دیتے ہیں نہ صرف ان پر زبان درازی کرتے ہیں بلکہ جسمانی سختی سے بھی گریز نہیں کرتے۔ بات بات پر ان کو ٹوکا جاتا ہے دوسروں کے سامنے انہیں ذلیل کیا جاتا ہے اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو ان کی ازدواجی زندگی کو بھی اپنے قابو میں کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ بھی اسی طرح دردناک ہوتا ہے کیونکہ سارا خاندان بے سکون اور بے چینی میں مبتلا ہوتا ہے ان دونوں حالات میں نہ صرف بچوں کی بلکہ والدین کی بھی زندگیاں عذاب بن جاتی ہیں اس صورت

حال کو قرآن پاک کی زبان میں قتلِ اولاد کہا گیا ہے۔اس خوفناک حالات سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن پاک کے ان سنہری اصولوں کی طرف ابتداء سے ہی توجہ دیں جو اللہ تعالیٰ نے بچوں کی تربیت اور اصلاح کے لیے بیان کیے ہیں اور جن سے ہم اپنی زندگیوں کو اور اپنی اولاد کو نفسیاتی الجھنوں اور معاشرتی کمزوریوں سے محفوظ کر سکیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

''اے مومنو تم اپنے آپ کو اور اپنی بیوی بچوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ''

ہمیں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے کسی نئے لائحہ عمل بنانے کی ضرورت ہرگز نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت جیسی نعمتِ عظمیٰ ہمارے پاس ہے تو پھر نئے لائحہ عمل کی ضرورت نہیں خلیفہ وقت کی طرف سے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ جو ہدایات و فرمودات جو مسلسل ہم سنتے پڑھتے اور دیکھتے ہیں ان پر عمل کی ضرورت ہے۔یہی وہ صراط مستقیم ہے جن سے ہم اپنی نسلوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ذیلی تنظیموں نے 2003ء سے تا حال تمام ہدایات ہمارے لئے شائع بھی کروا دی ہیں۔اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے 2012ء تک کے خطبات جمعہ نظارت اشاعت طبع کروا چکی ہے۔پھر انٹرنیٹ پر سلسلہ احمدیہ کی متعدد ویب سائٹس پر یہ روحانی اور تربیتی خزائن مفت میں دستیاب ہیں۔

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ان جدید ذرائع ابلاغ سے استفادہ کریں اور اپنے بچوں کے تدریسی اوقات میں دینی تربیتی کلاسیں گھریلو سطح پر بھی شروع کریں کہ یہی ارضی جنت کے حاصل کرنے کے انمول خزانے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

تیسری دنیا کی سیاست کا محور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

''جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے۔سیاست میں گرتی ہوئی اخلاقی حالت دنیا کے لئے اس وقت سب سے بڑا خطرہ بنی ہوئی ہے اور تیسری دنیا کا سیاستدان تو اخلاقی لحاظ سے تقریباً دیوالیہ ہو چکا ہے ان کے ہاں تین ہی مقاصد ہیں اس کے سوا معلوم ہوتا ہے سیاست میں حصہ لینے کا اور کوئی مقصد ان کو دکھائی ہی نہیں دیتا اول طاقت حاصل کرنا دوسرا طاقت سے چمٹے رہنا طاقت ایک دفعہ حاصل ہو جائے تو کچھ ہو جائے اس کو چھوڑنا نہیں تیسرا یہ کہ طاقت حاصل کر کے تمام قومی اور ملی مفادات کو ذاتی خاندانی اور جتھے کے مفادات میں تبدیل کرنا یہ تین باتیں ہیں جو اس وقت تیسری دنیا کی سیاست کا خلاصہ بن گئی ہیں اور اس کے نتیجہ میں ساری قوم اتنا مصیبتوں میں مبتلا ہوتی ہے اور اس طرح ظلم کی چکی میں پیسی جاتی ہے کہ کسی کو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ ہو کیا رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہی تین باتیں ہیں جو ہر برائی کی ذمہ دار بن چکی ہیں سیاستدانوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ تم عقل اور شعور سے کام لو۔قوم کے دُور کے مفادات کی بات سوچو ورنہ تم لوگ سارے پیسے جاؤ گے۔تمہاری داستانیں مٹ جائیں گی یہ وہ دور ہے جبکہ تیسری دنیا کے سیاستدان کو باشعور ہو کر عالمی مسائل کو سمجھتے ہوئے ان کے حوالے سے اپنی سیاست کو درست خطوط پر چلانا ہوگا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 رجنوری 1993ء)

ہارٹ اٹیک کے علاج کیلئے نئی تکنیک

(مرسلہ: مکرم منور احمد صاحب، لاہور)

امراض قلب کے ماہرین نے کہا ہے کہ ہارٹ اٹیک مریضوں کا علاج کرتے وقت ایک نئی تکنیک استعمال کی جائے تو ہزاروں زندگیوں کو بچایا جا سکتا ہے۔ کلائیڈ بنک ہسپتال کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اس تکنیک کے تحت جب ہارٹ اٹیک کا کوئی مریض ہسپتال میں آتا ہے تو اس کی صرف ایک مکمل طور پر بند شریان کھولنے کی بجائے تمام شریانیں کھول دینی چاہئے جو تنگ ہوں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یو کے کے گولڈن جوبلی نیشنل ہسپتال میں اس حوالے سے تجربہ کیا گیا جو اس قدر کامیاب رہا کہ تحقیق کو جلد روک دیا گیا۔ جوبلی ہسپتال کے ماہر قلب پروفیسر کولن بیری نے بتایا کہ تجربے کے نتائج حیران کن تھے۔ ایک اور کارڈیالوجسٹ پروفیسر لیتھ اولڈ رویڈ کا کہنا تھا کہ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ جب ہارٹ اٹیک کا کوئی مریض ہسپتال میں آتا ہے تو اس کی فوری طور پر انجیو گرافی کی جاتی ہے۔ اور اس کے دوران عام طور پر وہ شریان کھولی جاتی ہے۔ جس کی وجہ ایسے مریضوں کی کئی اور شریانیں بھی تنگ ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور ہم اب انجیو گرام کے ذریعہ مرکزی بند شریان کے ساتھ دوسری شریانیں بھی کھول رہے ہیں۔ ہمیں اب دیکھنا ہے کہ اس کا کیا اضافی فائدہ ہے۔

رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ہر سال لاکھوں افراد اس قسم کے ہارٹ اٹیک کا شکار ہوتے ہیں جن کا انجیو پلاسٹی کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے۔ اس میں بند شریان میں او رخون کے بہاؤ کو بحال کیا جاتا ہے۔ جو شریانیں چربی کی وجہ سے تنگ ہو جاتی ہیں تاہم عام طور پر یہ خون کا لوتھڑا ہوتا ہے جو شریان کو مکمل طور پر بند کر دیتا ہے۔ اس وقت جو پریکٹس چل رہی ہے اس میں عام طور پر صرف اس شریان کا علاج کرنے کو کہا جاتا ہے جو مکمل طور پر بند ہو چکی ہو۔ پروفیسر اولڈ رویڈ کے مطابق بہت سے کارڈیالوجسٹ یہ خیال کرتے ہیں کہ مرکزی طور پر بند شریان کے ساتھ دوسری یا تیسری شریان کا ایک ساتھ علاج کرنا محفوظ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات صرف دواؤں سے کام بن جاتا ہے۔ اس تجربے کے نتائج سے پتا چلتا ہے کہ مذکورہ بالا موجودہ پریکٹس پر نظر ثانی کی جائے۔ ماہرین امراض قلب کا کہنا ہے کہ وہ پرامید ہیں کہ اس حوالے سے جلد از جلد مزید پیش رفت ہوگی۔

ماضی میں طبی دنیا میں کوئی نئی تکنیک یا طریقہ علاج اختیار کرنے میں دس سال اور اس سے زائد کا عرصہ لگ جاتا تھا۔ تاہم پروفیسر بیری کا کہنا ہے اس تکنیک کے لئے اس قدر انتظار کی ضرورت نہیں۔ یہ کوئی دوا نہیں بلکہ ایک تکنیک ہے جس کو فوری طور پر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے بقول اس سے مالی بحث بھی ہوگی۔ لاجسٹک اور اخراجات کی مد میں بحث ہوگی۔ جب ہارٹ اٹیک کے مریض کی تمام شریانیں صاف کر دی جائیں گی تو اس کے دوبارہ ہارٹ اٹیک کا خدشہ کم ہو جائے گا۔ اس طرح ہسپتال میں اسے دوبارہ داخل کرانے اور دوبارہ علاج پر جو اخراجات ہوں گے ان سے بچت ہو جائے گی۔ اس طرح سے نہ صرف مریضوں کو فائدہ ہوگا بلکہ ہسپتالوں پر سے بوجھ میں بھی کمی ہو سکے گی۔ لہذا اس تکنیک کو جلد اختیار کیا جانا چاہئے۔

شذرات

اتحادامت

اُمت میں اتحادو یگانگت کی موجودگی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے

دینی تحریکوں کے ذریعے اُمت کو یکجا کرنے کیلئے ایک مستقل سیکرٹیریٹ قائم کیا جائے گا

ماہنامہ ضیائے حرم اسلام آباد اپنی اکتوبر 2013ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

خلافت راشدہ کا دور

خلافت راشدہ میں اسلامی ریاست کے جغرافیے میں وسعت آئی تو بلاد شام اور فارس کے علاقوں تک اسلام کی روشنی پہنچی اور لوگ فوج درفوج اسلام قبول کرنے لگے۔ تب یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ ان علاقوں کے نومسلم افراد کی اسلامی تعلیم و تربیت کے لئے اساتذہ کا اہتمام کیا جائے۔ چنانچہ درسگاہ نبوت میں زانوئے تلمذ طے کرنے والے جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دورافتادہ علاقوں کی طرف ہجرت کی اور وہاں نومسلم افراد کی اسلامی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا۔ بعدازاں سیدنا عثمان بن عفان کے زمانہ خلافت کی آخری ایام میں امت میں اس قسم کے فتنے رونما ہوئے جنہوں نے پوری امت کو ہلا کر رکھ دیا۔ فتنہ پردازی اس قدر بڑھ گئی کہ داماد رسول مکرم سیدنا عثمانؓ کا محاصرہ کر کے انہیں شہید کر دیا گیا۔ اس سانحہ فاجعہ کا اثر یہ ہوا کہ امت باہمی تعصب و عناد میں مبتلا ہو کر مختلف فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہونے لگی جیسے خوارج، جہمیۃ، اور زنادقہ وغیرہ۔ ایسے میں دشمنان اسلام خصوصاً یہود جو میدان جنگ میں مسلمانوں سے مغلوب ہو چکے تھے، انہوں نے انتقاماً اس فتنہ کو اور ہوا دی۔ یہاں تک کہ حدیث طیبہ میں کذب و افتراء کو ملانے کی ناتمام کوششیں شروع ہو گئیں تا کہ شریعت اسلامیہ کا یہ عظیم اور اہم مصدر مسلمانوں کے ہاں شکوک و شبہات کا شکار ہو جائے اور ان کی وحدت کا شیرازہ بکھر جائے ......۔

اتحاد امت کے فوائد اور ثمرات

اُمت میں اتحاد و یگانگت کی موجودگی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی کے باعث اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں میسر آتی ہیں۔ کیونکہ باہمی اختلاف کی وجہ سے امت میں انتشار وافتراق جنم لیتا ہے اور ہر فرد و قبیلہ اپنی ضروریات وحاجات کو پورا کرنے کی فکر میں گم رہتا ہے، اسے دوسروں کے حالات کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ ایسے میں شیطان انکے درمیان نفرتوں اور عداوتوں کی آگ کو بھڑکانے کی کوشش کرتا ہے۔ جب پوری امت مختلف گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہو جائے اور ہر طرف افراتفری کا عالم ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خصوصی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں وہ رک جاتی ہیں اور اس کی تائید و نصرت کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ رسول مکرم ﷺ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے: يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ. اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے، یعنی اس کی تائید و نصرت ہمیشہ جماعت کے ساتھ لزوم میں ملتی ہے۔ جماعت سے الگ ہونا تائید ربانی سے محرومی کا باعث بن جاتا ہے۔ گویا اتحاد و اتفاق قوم و ملت کے لئے انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ اسی خوبی کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت میسر رہتی

ہے۔اس کے بغیر قوم تائید ربانی سے محروم ہو جاتی ہے اور قوم کا رحمتوں، برکتوں اور تائید ربانی سے محروم ہونا تباہی و نامرادی کا باعث بن جاتا ہے۔

(ماہنامہ ضیائے حرم اسلام آباد، اکتوبر 2013ء)

اسلامی تحریکوں کی عالمی کانفرنس

26/25 ستمبر 2013ء کو عالمی قائدین کی عالمی کانفرنس پاکستان میں منعقد کی گئی جس میں بیس سے زائد مسلم ممالک کے چالیس سے زائد قائدین شامل ہوئے۔ اس کانفرنس کی رپورٹ ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن میں شائع ہوئی۔ اس رپورٹ کے بعض حصے پیش ہیں:

تاجکستان میں تحریک نہضت کے صدر اور رکن اسمبلی محی الدین کبیری عالمی کانفرنس برائے مسلم قائدین میں اپنا حال یوں سناتے ہیں:

"ہمارا ملک مسلمان ہے لیکن پابندیاں ایسی کہ غیر مسلموں کے ہاں بھی نہیں۔ ہمارے ہاں اٹھارہ برس سے کم عمر کا کوئی نوجوان مسجد میں نہیں جا سکتا۔ سرکاری اداروں یا تعلیم گاہوں میں نہ کوئی شخص چہرے پر سنت نبوی ﷺ سجا سکتا ہے، نہ کوئی خاتون یا بچی سر پر اسکارف رکھ سکتی ہے۔ خواتین کو پردے کی آزادی ہے، لیکن صرف گھر کے اندر۔ گھروں میں ماں باپ بھی اپنے بچوں کو قرآن کریم یا دیگر دینی علوم کی تعلیم نہیں دے سکتے۔ اگر والدین اس 'جرم' کا ارتکاب کرتے پکڑے جائیں، تو بھاری جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ کوئی شخص اپنے گھر کے اندر یا مسجد کے علاوہ کہیں نماز ادا نہیں کر سکتا ایسا "سنگین جرم" بھی بھاری جرمانے کا موجب بنتا ہے۔ شہروں میں نماز جمعہ کی اجازت ملنے کے لئے تیس سے پچاس ہزار تک اور دیہات میں دس سے پندرہ ہزار نمازی دستیاب ہونے کا ثبوت ہو تو نماز جمعہ ہو سکتی ہے وگرنہ نہیں۔ دینی مدارس پر پابندی ہے صرف سرکاری طور پر رجسٹرڈ مدارس ہی متعین علوم پڑھا سکتے ہیں اور ستر اضلاع پر مشتمل ملک میں صرف سترہ رجسٹرڈ مدارس ہیں"

تاجکستان میں تحریک نہضت کے صدر اور رکن اسمبلی محی الدین کبیری عالمی کانفرنس برائے مسلم قائدین میں اپنا حال سنا رہے تھے۔ کسی کو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کچھ آج حقوق انسانی، حقوق نسواں، آزادی اظہار اور نہ جانے کن کن نعروں کا ورد کرنے والی دنیا میں ہو رہا ہے۔

تاجکستان ہی نہیں پورے عالم اسلام کے یہ رہنما اور اسلامی تحریکوں کے قائدین 26/25 ستمبر (2013ء) کا دو روزہ عالمی کانفرنس میں شریک تھے۔

امیر جماعت اسلامی پاکستان کی دعوت پر مختصر وقت میں بیس سے زائد ممالک سے چالیس سے زائد رہنما اور پارٹی سربراہ تشریف لائے اور اُمت محمدیہ کو درپیش بحرانوں کا جائزہ لیتے ہوئے ان سے نکلنے کی راہیں تلاش کیں۔ **بدقسمتی سے اُمت صرف مسائل ہی کا شکار نہیں ایک دوسرے سے لاتعلق اور دوری بھی پیدا کر دی گئی ہے۔**

علامہ محمد الحسن موریطانیہ ہی نہیں عالم عرب کے انتہائی قابل احترام عالم دین ہیں۔ قرآن کریم اور حدیث کے متون (Text) پوری پوری اسناد کے ساتھ حفظ ہیں ......میرا مقصد کسی کی تعریف نہیں، یہ عرض کرنا ہے کہ اس کانفرنس میں کتنی اہم شخصیات اپنے اخراجات پر طویل سفر کی مشقتیں برداشت کرتے ہوئے پاکستان تشریف لائی تھیں۔......کانفرنس میں مصر، شام، بنگلہ دیش، فلسطین، کشمیر، اراکان کے حالیہ بحرانوں کے علاوہ اُمت کو درپیش دیگر سیاسی، تہذیبی اور معاشرتی چیلنجوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ (سابق) امیر جماعت سید منور حسن نے اپنے افتتاحی خطاب میں بنیادی مسائل کا احاطہ کرتے ہوئے مہمانوں کو دعوت مشاورت دی۔

شام کے بارہ میں دو ہرے معیار

1970ء سے شامی عوام کی گردنوں پر مسلط اسد خاندان نے صرف اپنا اقتدار بچانے کے لیے گذشتہ پونے تین سال کے عرصے میں بچوں، بوڑھوں، اور خواتین سمیت ایک لاکھ ۴۰ ہزار سے زائد بے گناہ انسان تہ تیغ کر دیے ہیں۔ بظاہر شام کے مسئلے پر دنیا دو بلاکوں میں تقسیم ہے۔ ایک طرف امریکہ اور دوسری طرف روس کا مرکزی کردار ہے۔ لیکن عملاً دونوں کا ہدف ایک ہی ہے اور وہ ہے شام کی مزید تباہی اور شام کو اسکی قوت کے تمام مظاہر سے محروم کرنا۔

21/اگست (2013ء) کو بشارالاسد کی طرف سے کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال اور ڈیڑھ ہزار افراد کے قتل عام کے بعد پورے خطے میں عالمی جنگ کا ماحول بنا دیا گیا۔ امریکا اور روس بھی آمنے سامنے خم ٹھونک کر کھڑے ہوتے دیکھائی دیے۔ پھر بالآخر جو مقاصد امریکا چاہتا تھا۔ روس نے مذاکرات کے ذریعہ حاصل کرا دیے اور اب اقوام متحدہ نے بھی کیمیائی ہتھیار تلف کرنے کی قرارداد منظور کر لی ہے۔ امریکی دھمکیوں کا مقصد بشار...... کا خاتمہ نہیں شام کو اسکی کیمیائی صلاحیتوں سے محروم کرنا تھا کیونکہ اس سے صیہونی ریاست کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ شام کی صورت حال دنیا کے دو ہرے معیار بھی مزید بے نقاب کر رہی ہے......

قیم جماعت لیاقت بلوچ نے کانفرنس کا اعلامیہ پڑھا۔ اس میں تمام نکات کا احاطہ کر لیا گیا۔ اور یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ اسلامی تحریکوں کے ذریعے اُمت مسلمہ کو یکجا اور یک جان کرنے کے لئے ایک مستقل سیکرٹیریٹ قائم کیا جائے گا۔ جو انشاءاللہ مسلسل اور مستقل و مربوط مساعی منظم کرے گا۔

ہر حوالے سے اس کامیاب عالمی کانفرنس نے مصر و شام کے علاوہ بھی ہر جگہ مظلوم عوام کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ تنہا نہیں، لیکن بد قسمتی اور ظلم کی انتہا دیکھئے کہ مصری اور بعض عرب ممالک کے میڈیا نے اس کانفرنس کے بارے میں وہ جھوٹ گھڑے کہ خود بھی ان سے پناہ مانگ رہا ہے ساری دنیا کے ذرائع ابلاغ کے سامنے منعقد ہونے والی اس کانفرنس کو جسے کئی عالمی ٹی وی چینلوں نے براہ راست نشر کیا، مصری ذرائع ابلاغ نے ایک خفیہ کانفرنس بنا دیا۔ عالمی اسلامی تحریکوں کی کانفرنس کو اخوان کی ایک کانفرنس کہا، اور اسے القاعدہ اور طالبان کے ساتھ مل کر مسلح جدوجہد کے خفیہ منصوبے بنانے کے لئے بلائی گئی کانفرنس قرار دے دیا۔ ایک چینل نے تو اسے پاکستانی حکومت و مقتدرہ کا شاخسانہ قرار دے دیا جو مصر میں مسلح تحریکیں برپا کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر رہی ہے......

(از ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، اکتوبر 2013ء)

اللہ ہمارے اعمال سے خوش نہیں ہے

(مرسلہ مکرم راجا نصر اللہ خان صاحب)

جناب معین باری اپنے کالم مٹی اور نور کی باتیں میں لکھتے ہیں:

وطن کا سوچتا ہوں تو لگتا ہے کہ اللہ ہمارے اعمال سے خوش نہیں ہے۔ ہم بڑے عذابوں سے پہلے چھوٹے عذابوں کی گرفت میں آ چکے ہیں۔ علامہ اقبال نے شاید ایسے اوقات کے لئے پیشگوئی کی تھی کہ:

فطرت افراد سے اغماض تو کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

پاکستان کے ستر فیصد لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگیاں گزار رہے ہیں۔ آدھا پاکستان کٹ چکا ہے۔ ہم پر بھارت نے پانچ جنگیں مسلّط کیں۔ ہمارے سرمایہ دار صنعتوں کی مشینری اٹھا کر غیر ممالک لے گئے۔ بقول مطلوب وڑائچ صاحب ”ہمارے سرمایہ داروں اور سیاستدانوں کے نوے

عرب ڈالر صرف سوئس بنکوں میں پڑے ہوئے ہیں ۔ ملک سے بجلی اور گیس ناپید ہو رہی ہے ۔ حکمرانوں نے ملکی دریا بیچ کھائے ۔ اپنے حصے کے دریاؤں پر بھارت نے ڈیم بنا لئے یا پانی Tunnels کے ذریعہ ڈائیورٹ کرلیا ۔ لیڈر خاموش تماشائی بنے رہے ۔ بعض سیاستدانوں نے کالا باغ ڈیم کی تعمیر روک دی تاکہ ملک کی زمینیں بنجر ہو جائیں ۔ توانائی بحران کے بعد اب پانی کا بحران سانپ کی طرح پھن پھیلائے کھڑا ہے ۔ کمر توڑ مہنگائی سے تنگ آ کر غریب عوام اپنے بچے بیچ رہے ہیں، خودکشیاں کر رہے ہیں ۔ سپر طاقتوں نے فوج کو قبائلیوں سے لڑا دیا ہے تاکہ پاک آرمی کو تھکا کر کمزور کر دیا جائے ۔ پاکستان کے محافظ ادارے، سیکیورٹی فورسز اور عوام دہشت گردوں کا شکار بن رہے ہیں ۔ ہزاروں بلیک واٹر کو ریلے جو بغیر ویزوں کے پاکستان آئے مار دھاڑ کر رہے ہیں ۔ کسی قوم پر بڑا عذاب آنے سے پہلے یہ پروردگار کی نشانیاں ہیں ۔ وقت کا تقاضا ہے کہ پاکستانی حکمران صاحب اقتدار و ثروت لوگ اللہ کے حضور عاجزی کریں ۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور راہ راست پر آ جائیں ۔ (نوائے وقت لاہور 4 ،فروری 2014ء)

ہم عبادت گاہ میں داخل ہو رہے ہیں یا؟

جناب امیر نواز نیازی اپنے کالم میں موجودہ حالات کے بارہ میں لکھتے ہیں:

ہم ڈیفنس کی جس مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے جاتے ہیں وہاں ہر دفعہ سیکورٹی کے حصار سے گزر کر دہشت گردی کے مشکوک افراد کے گمان میں تلاشی دے کر داخل ہوتے ہیں تو ایک عجیب سا احساس دل کو مضطرب رکھتا ہے اور خیال آتا ہے کہ ہم ایک عبادت گاہ میں داخل ہو رہے ہیں یا کسی شہادت گاہ میں ۔ اور مسلسل ایک خوف سا طاری رہتا ہے کہ یہاں کہیں کچھ ہو نہ جائے ...... ۔ ہم سوچتے ہیں کہ مسجدیں، جنہیں ہم امن اور سلامتی کی ضمانت سمجھتے ہیں اور انہیں خدا کا گھر قرار دینا ہمارے ایمان کا حصہ ہے اب اس قدر غیر محفوظ کیوں ہو گئی ہیں کہ یہ بد بخت سنگ دل دہشت گرد جب چاہیں، جہاں چاہیں نمازیوں سے بھری مسجدوں کو بموں سے اڑا دیتے ہیں ۔ یہ کون ہیں جو ایسا کر رہے ہیں ۔ کیا وہ غیر مسلم ہیں ۔ وہ اگر غیر مسلم ہیں تو ان کی شناخت کیا ہے اور اگر وہ مسلم ہیں تو یہ کہاں کی مسلمانی ہے ایسے میں میانوالی میں مسجد کے تقدس میں پیش آنے والا ایک ایمان افروز واقعہ ہمیں بے ساختہ یاد آ رہا ہے ۔ یہ واقعہ پاکستان بننے سے پہلے وقوع پذیر ہوا جسے اہلِ میانوالی آج تک نہیں بھول پائے ۔ ایک گاؤں کے قریب کچھ لوگ گیدڑوں کا شکار کھیل رہے تھے تو اتفاق سے ایک گیدڑ نے بستی کا رخ کرلیا اور دوڑتے دوڑتے وہ ایک مسجد میں گھس گیا تو شکاری وہاں سے واپس لوٹ گئے کہ یہ گیدڑ اب خانہ خدا میں خدا کی پناہ میں آچکا ہے ۔ اسے مارنا ان کے لئے گناہ عظیم کبیرہ ہوگا ۔ اور یوں اس کی جاں بخشی کر دی ان کی اس خدا خوفی سے متاثر ہو کر لوگوں نے اس قبیلہ کو گیدڑ خیل کے نام سے موسوم کر دیا ۔ جو آج تک اسی شناخت کے ساتھ پہچانا جاتا ہے تو دکھ کی بات یہ ہے کہ یہ واقعہ پاکستان بننے سے پہلے کا ہے جب مسجدوں کا اس قدر احترام کیا جاتا تھا اور اب جو کچھ مسجدوں اور نمازیوں پر گزر رہی ہے اس دھرتی پر ہی گزر رہی ہے جسے ہم نے بہت سی امیدوں اور توقعات کے ساتھ پاکستان کا نام دے رکھا ہے ۔ کیا یہ وہی پاکستان ہے جس کا تصور، مصور پاکستان علامہ اقبالؒ نے پیش کیا تھا ۔ کیا یہ وہی پاکستان ہے جسے بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناحؒ نے مسلمانانِ ہند کیلئے تخلیق کیا تھا صد حیف ایسا کچھ نظر نہیں آ رہا ۔

ہمارے ایک دوست ...... عمرے کے دوران ان کی

ملاقات ایک بھارتی مسلمان سے ہوئی تو ازراہِ ہمدردی انہوں نے اس سے پوچھ لیا کہ بھارت میں مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ تو اس نے تک کر نہایت طنزیہ انداز میں جواب دیا کہ ہمیں کیا ہونا ہے ہمیں تو آپ لوگوں کی فکر کھائے جا رہی ہے کہ آپ کے ساتھ اس پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ آئے روز نہ صرف آپ کی مسجدیں، امام بارگاہیں، درگاہیں، خانقاہیں اور مدرسے بارود سے اڑائے جا رہے ہیں۔ ان میں حاضری دینے والے سینکڑوں کی تعداد میں زائرین اور نمازیوں کے بھی کشتوں کے پشتے لگائے جا رہے ہیں۔ جب کہ ہمارے ہاں بھارت میں مسجدوں میں امام مسجد خطبے دے رہے ہوتے ہیں تو باہر ہندو اور سکھ ان کے خطبوں کو نہایت انہماک سے سن رہے ہوتے ہیں۔ مسلمان قطبوں اور ولیوں کے مزاروں اور خانقاہوں پر نہ صرف مسلمان جوق در جوق حاضری دیتے ہیں ہندو اور سکھ بھی ایک بڑی تعداد میں وہاں جاتے اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور پھر ایک چھوٹے سے تاسف کے بعد کہا کہ دیوبند اور بریلی بھارت میں واقع ہیں لیکن دیوبندی اور بریلوی زیادہ تر پاکستان میں پائے جاتے ہیں۔ شیعہ اور سنی ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہیں۔ کیا آپ نے سنا کہ بھارت میں بھی کبھی ایسا ہوا ہو؟ میری خاموشی پر بھارتی مسلمان نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی صورت میں آپ کو ایک عظیم الشان ملک عطا کیا تھا لیکن افسوس آپ ناشکرے بلکہ نا اہل نکلے کہ اس کو سنبھال نہ سکے۔ پاکستان کی قدر بھارتی مسلمانوں سے پوچھو کہ وہ اس کو کس قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو اسی وجہ سے وہ بھارت میں معتوب بھی ٹھہرائے جاتے ہیں۔

(''گر تو برا نہ مانے'' نوائے وقت لاہور 27 جنوری 2014ء)

اگر انقلاب لانا ہے......

(مرسلہ از نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو بیوت الذکر کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنی ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہو گی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوٰۃ کے حق ادا ہوں گے۔ جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔ جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔ اور جب یہ ہو گا تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کے لئے اُترے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر طاقتوں اور حسن کے جلووں سے ہماری مدد کو آئے گا اور دنیا دار ممالک اور دنیاوی طاقتوں کے عوام کے دل اللہ تعالیٰ اس طرف پھیر دے گا۔ ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچان کر آپ کے جھنڈے تلے آئے گی۔ توحید کا قیام ہو گا اور خدا تعالیٰ کی ذات کے انکاری خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنا حق ادا کر کے یہ نظارے دیکھنے والے ہوں''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 22 نومبر 2013ء)

مجالس کی مساعی

ریفریشر کورس، میٹنگز و اجلاسات

8/مارچ مجلس انصاراللہ بشیرآباد ضلع حیدرآباد کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی۔شعبہ جات وارکام کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔

6/اپریل نظامت انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام پکنک پروگرام منعقد ہوا۔ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔حاضری 20 رہی

20/اپریل نظامت انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ کے حلقہ وار سالانہ اجتماع بمقام تر گڑی منعقد ہوا۔مکرم مظفراحمد درانی صاحب معاون صدر مجلس نے شمولیت کی۔حاضری 88 رہی۔

11/اپریل مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد کا اجتماع منعقد ہوا مکرم خواجہ مظفراحمد صاحب قائد عمومی اور مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد اشاعت نے شمولیت کی۔حاضری 48 رہی۔

13/اپریل مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی کا اجتماع منعقد ہوا۔مکرم ناظم صاحب ضلع نے شمولیت کی۔حاضری 55 رہی۔

20/اپریل مجلس انصاراللہ منور کراچی کا اجلاس عام زیر صدارت مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل صاحب منعقد ہوا۔علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔حاضری 20 رہی۔

20/اپریل نظامت انصاراللہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے زیر اہتمام بمقام شاہ تاج شوگر مل عاملہ علاقہ،ضلع اور زعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مرکز سے مکرم مرزا فضل احمد صاحب نائب صدر صف دوم اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔حاضری 72 رہی۔

14/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع نارووال کے تحت نارووال (قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان) کے زعماء کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے شمولیت کی۔حاضری 45 رہی۔

15/مارچ مجلس انصاراللہ ڈیرہ غازی خان کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔بعدہٗ جلسہ سیرت النبیؐ منایا گیا۔حاضری 41 رہی۔

27/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع بدین کے زیر اہتمام ضلعی عاملہ، زعماء مجالس اور نگران حلقہ جات کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔حاضری 23 رہی۔

30/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع لاہور زعماء اعلیٰ کی میٹنگ میں مکرم عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول نے شمولیت کی اور جائزہ پیش کرتے ہوئے رہنمائی کی۔حاضری عہدیداران 38 رہی۔

23/مارچ مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور نے یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا۔حاضری 189 رہی۔

23/مارچ مجلس انصاراللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور کے زیر انتظام جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔حاضری 48 رہی۔

20/اپریل مجلس انصاراللہ بیت التوحید لاہور کے زیر اہتمام علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جس میں تلاوت، نظم، تقریر اور فی البدیہہ تقریری مقابلہ جات منعقد ہوئے۔حاضری 16 رہی۔

27/اپریل نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام 5 مقامات ماڈل ٹاؤن، دارالذکر، ٹاؤن شپ، شاہدرہ ٹاؤن اور بیت التوحید میں ضلعی اجتماع منعقد ہوا۔ان مقامات پر مرکز سے نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ پاکستان، معاون صدر مجلس انصار اللہ، قائد تعلیم القرآن ووقف عارضی، مربی سلسلہ مجلس انصاراللہ

اور نائب قائد وقف جدید نے شمولیت کی۔ان مقامات پر مجموعی حاضری375 رہی۔
23/مارچ مجلس انصاراللہ کری ضلع عمرکوٹ نے یوم جلسہ مسیح موعود منایا۔حاضری200 رہی۔
30/مارچ مجلس انصاراللہ واہ کینٹ راولپنڈی نے یوم مسیح موعودؑ منایا۔حاضری106 رہی۔
11/اپریل نظامت انصاراللہ ضلع حافظ آباد کا اجتماع منعقد ہوا۔مکرم صدر مجلس حافظ مظفر احمد صاحب نے شمولیت کی۔علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے نیز دو انصار کی تقریب آمین ہوئی۔حاضری90 رہی۔
6/اپریل نظامت انصاراللہ ضلع و علاقہ سیالکوٹ کے عہدیداران عاملہ کی میٹنگ منعقد ہوئی۔جس میں محترم صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے شمولیت کی۔حاضری32 رہی۔
13/اپریل نظامت انصاراللہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ اجتماع بمقام کلاسوالہ منعقد ہوا۔مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔حاضری295 رہی۔
20/اپریل نظامت انصاراللہ ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام سالانہ اجتماع منعقد ہوا،ورزشی و علمی مقابلہ جات کے بعد تقریب تقسیم انعامات بھی ہوئی۔مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی۔حاضری175 رہی۔
20/اپریل مجلس انصاراللہ مقامی کے بلاک دارالعلوم غربی کے عہدیداران کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ منعقد ہوا۔حاضری32 رہی۔
24/اپریل مجلس انصاراللہ بیت الناصر شیخوپورہ کا اجتماع منعقد ہوا۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔حاضری62 رہی۔
25/اپریل نظامت انصاراللہ علاقہ و ضلع اسلام آباد کے ممبران عاملہ سے مکرم صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے خصوصی خطاب میں مجلس مشاورت کے فیصلہ جات پر عمل درآمد کے حوالہ سے ہدایات دیں۔حاضری 45 رہی۔

میڈیکل کیمپس و ایثار (خدمت خلق)

ماہ اپریل مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے 4 محلہ جات دارالفتوح غربی ،ناصر آباد جنوبی ،دارالانوار اور دارالعلوم شرقی نور نے میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں مجموعی طور پر 256 مریضوں کو ادویات دی گئیں،نیز انگریزی ادویات کی دوسری قسط مرکزی ڈسپنسری میں جمع کروائی۔
12/اپریل تا 23/اپریل مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام بلاک وار میٹنگز کی گئیں۔سائقین کی ذمہ داریاں،عملی اصلاح ،ایم ٹی اے اور مطالعہ کتب کی طرف توجہ دلائی گئی۔66 محلہ جات کے 333 سائقین سمیت کل حاضری552 رہی،
ماہ مارچ مجلس انصاراللہ فضلِ عمر فیصل آباد نے مبلغ 13580 روپے مالیت کی ادویات خرید کر مرکز بھجوائیں۔
ماہ مارچ مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد نے دو میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں 861 مریضوں کو ادویات دی گئیں اور مستحقین میں 17000 روپے تقسیم کیے گئے۔
ماہ مارچ مجلس انصاراللہ واہ کینٹ راولپنڈی نے ایک مستحق کے آپریشن کے لئے 7000 روپے کی مالی مدد کی گئی۔
ماہ مارچ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے 20 حلقہ جات نے 25 میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 1951 مریضوں کو ادویات دی گئیں،میڈیسن بنک کے لئے ادویات مرکز بھجوائیں ،342 غرباء و مستحقین میں 215340 روپے کی مالی مدد کی۔
7/مارچ مجلس انصاراللہ 5 3 جنوبی سرگودہا کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔81 مریضوں کا علاج کیا گیا۔
11/اپریل نظامت انصاراللہ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا۔70 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔
31/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام بمقام

کرتو پنڈوری ضلع نارووال میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔242 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

16 مارچ مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام رانا ٹاؤن میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا ۔163 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ مارچ نظامت انصاراللہ ضلع عمرکوٹ کے زیر اہتمام ضلع بھر کی ڈسپنسریز کے ذریعہ 1328 مریضوں کو ادویات دی گئیں، غرباء و مستحقین کی 35050 روپے کی مالی مدد کی گئی اور مستحقین میں 18 جوڑے کپڑوں کے تقسیم کیے گئے۔

ماہ اپریل مجلس انصاراللہ پنڈی لالہ منڈی بہاؤالدین کے زیر اہتمام 3 میڈیکل کیمپس لگائے گئے اور ادویات دی گئیں۔

6 اپریل نظامت انصاراللہ ضلع عمرکوٹ کے تحت ہومیو پیتھک ادویات کے ذریعہ 183 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

وقار عمل

20 مارچ مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام بیت الفضل میں وقار عمل کیا گیا۔حاضری 21 رہی۔

ذہانت و صحت جسمانی

15 اپریل مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام نورالعین بلڈ بنک میں ''عطیہ چشم'' پر سیمینار منعقد کیا جس میں مکرم ڈاکٹر حامد احمد خان نے عطیہ چشم اور حفظان صحت پر لیکچر دیا۔انصار کی حاضری 100 سے زائد رہی۔

16 مارچ مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی کے زیر اہتمام دوڑ، بال تھرو اور گولہ پھینکنا کے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے حاضری 16 رہی۔

6 اپریل مجلس انصاراللہ جوہر ٹاؤن لاہور کا پکنک کا پروگرام ہیڈ بلو کی میں منعقد ہوا اور سپورٹس ریلی میں کامیابی حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کیے گئے۔حاضری 22 رہی۔

20 اپریل نظامت انصاراللہ علاقہ لاہور کی پکنک اور تقسیم انعامات کا پروگرام ہوا جس میں مرکز سے مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد اشاعت اور مکرم عبدالجلیل صادق صاحب قائد صحت جسمانی نے شمولیت کی۔حاضری 65 رہی۔

16 مارچ مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام بیڈمنٹن ،سائیکل ریس اور دوڑ کے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔حاضری 13 انصار، 5 خدام اور 9 اطفال رہی۔

16 مارچ مجلس انصاراللہ بیت التوحید لاہور کا پکنک کا پروگرام بمقام گلشن پارک میں منعقد ہوا۔حاضری 25 رہی۔

23 مارچ مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور کے زیر اہتمام طبی لیکچر ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر منصور احمد غنی صاحب نے بدلتے موسم کے نتیجے میں ہونے والے عوارض پر روشنی ڈالی۔اس موقع پر مشاہدہ معائنہ کا بھی پروگرام بھی ہوا۔حاضری 15 رہی۔

30 مارچ مجلس انصاراللہ پنجاب گورنمنٹ سوسائٹی لاہور نے پکنک کا پروگرام منایا۔مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب نے ذیابیطس پر لیکچر دیا۔حاضری 24 رہی۔

30 مارچ مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد نے صبح کی سیر کی جس میں 17 انصار نے شمولیت کی۔

صفِ دوم

16 مارچ مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کا پکنک وکلواٹھمیعا کا پروگرام منعقد ہوا۔حاضری 17 رہی۔

23 مارچ مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کا سائیکل سفر برائے پکنک کا پروگرام منایا گیا۔حاضری 17 رہی۔

23 مارچ مجلس انصاراللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور کا سائیکل سفر کا پروگرام منعقد ہوا۔10 انصار نے شمولیت کی۔

توسیع اشاعت

تمام ناظمین علاقہ واضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ **''ماہنامہ انصاراللہ''** کی اشاعت بڑھانے میں تعاون فرمائیں۔نیز علمی و معیاری مضامین لکھوا کر ہمیں ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

مینیجر

مجالس انصار اللہ کی مساعی

سالانہ اجتماع مجلس ڈرگ کالونی کراچی منعقدہ 13/اپریل 2014ء

سالانہ اجتماع ضلع لاہور منعقدہ 27/اپریل 2014ء

سالانہ اجتماع مجلس نارتھ کراچی منعقدہ 11/مئی 2014ء

سالانہ سپورٹس ریلی مجلس نارتھ کراچی منعقدہ 3/مئی 2014ء

Monthly
ANSARULLAH
Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org
Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

June 2014 Shabaan1435 Ihsaan1393
Editor: Ahmad Tahir Mirza

راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں

مکرم خالد احمد البراقی صاحب

28؍اکتوبر 2013ءکو سیریا میں بعمر 37سال راہ میں قربان کر دیئے گئے

آپ کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے فرمایا:

’’خالد البراقی صاحب کی نیکی، تقویٰ، حُسنِ خلق اور دینی تعلیمات کی پابندی کی گواہی وہاں سے بہت سارے احمدیوں اور غیر احمدیوں نے دی ہے۔ تلاوت قرآنِ کریم کے وقت ان کی آواز غیر معمولی اچھی ہوتی تھی۔ بہت نرم دل اور لوگوں سے ہمدردی رکھنے والے اور ہر مفوضہ کام کو نہایت خوشدلی کے ساتھ انجام دینے والے۔ تعاون، اخلاص اور نظامِ جماعت اور خلافت سے محبت ان کے خصائل میں شامل تھیں۔ اپنے وطن اور تمام لوگوں سے محبت رکھنے والے وجود تھے۔ ایک مقامی جماعت کے صدر بھی رہے۔ اس وقت سیکرٹری تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی خدمات بجالا رہے تھے۔ موصی تھے۔ باقاعدہ چندوں کی ادائیگی کرنے والے تھے۔ ان کی بیوی بھی احمدی ہیں اور تین بچے ہیں۔ بیٹی شروب اور بیٹا احمد، دونوں کی عمر چھ سال سے کم ہے اور چھوٹا بچہ حسام الدین جو اُن کی گرفتاری سے چند ہفتے قبل پیدا ہوا تھا، وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے‘‘

(خطبہ جمعہ 13؍دسمبر 2013ءاز الفضل انٹرنیشنل 3 تا 9؍جنوری 2014ء)

مکرم جواد کریم صاحب

17؍جون 2013ءکو بعمر 33 سال لاہور میں قربان کر دیئے گئے

آپ کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے فرمایا:

’’انتہائی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ چھوٹوں بڑوں کا ادب کرنے کا ان میں خاص امتیاز تھا۔ مخلص انسان تھے۔ ہر کسی سے تعاون کرتے تھے۔ ہر کسی کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان کا گھر لمبے عرصے تک نماز سینٹر بھی رہا۔ چھوٹی عمر سے ہی زعیم حلقہ تھے، پھر مقامی طور پر بھی اور ضلع کی حیثیت میں بھی خدام الاحمدیہ کے کام کرتے رہے...... چندہ کے معاملے میں بھی بہت کھلے دل کے تھے اور دوسروں کو بھی تحریک کیا کرتے تھے۔ اپنے بھائی کو شہادت سے ایک دن قبل کہا کہ یاد رکھو کہ اگر مَیں فوت ہو جاؤں تو میرا حساب کتاب صاف ہے اور میں بقایادار نہیں ہوں۔ میں نے سارا حساب صاف کر دیا ہے‘‘

(خطبہ جمعہ 21؍جون 2013ءاز الفضل انٹرنیشنل 12 تا 18؍جولائی 2013ء)